عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۲۵ ربیع الاول تا ۲ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق یکم تا ۷ مارچ ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۹

آل پارٹیز
تحفظِ ناموسِ رسالت کانفرنس لاہور
تفصیلی رپورٹ

گستاخِ رسول کی سزا اور ہماری ذمہ داری

بنگلہ دیش میں عالمی قادیانی اجتماع

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

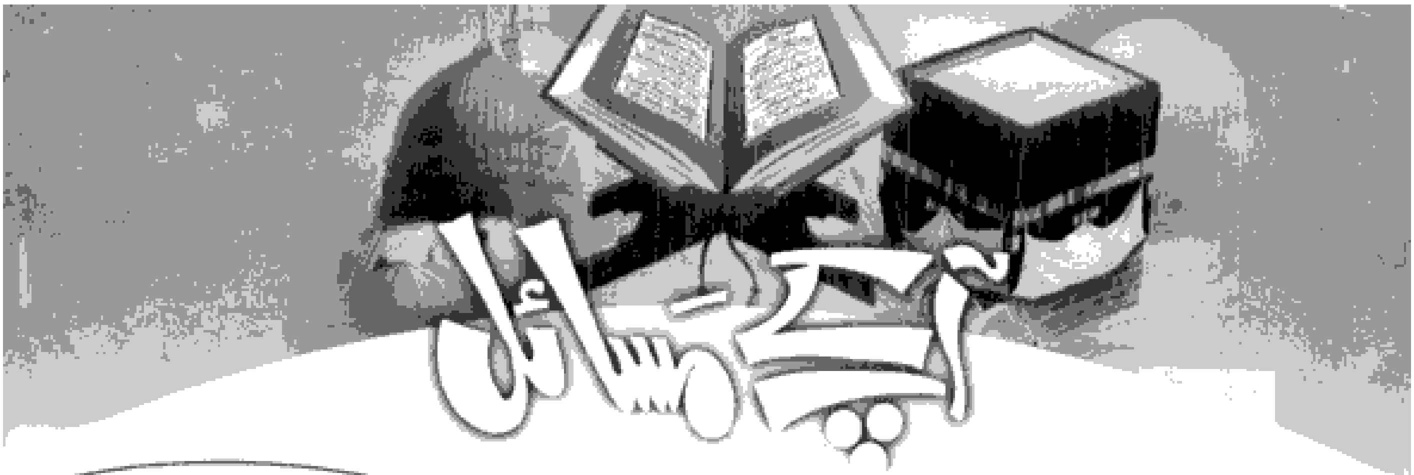

۷۲ ناری فرقوں کے نیک اعمال کا انجام

محمد عبداللہ، کراچی

س: کئی علماء سے سنا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: قیامت تک مسلمانوں کے تہتر فرقے ہوں گے، جن میں سے صرف ایک فرقہ جنت میں داخل ہوگا، جبکہ باقی فرقے دوزخ میں داخل ہوں گے، تو اس حدیث کے متعلق مسئلہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اب جبکہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے تقریباً ہر ملک میں مسلمانوں کے کئی فرقے بن گئے ہیں اور نہ جانے اور کتنے فرقے ابھی بنیں گے تو کیا ان سب فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ جنت میں داخل ہوگا؟ نیز اس ایک فرقے کے علاوہ دیگر فرقے جو نیک کام کرتے ہیں کیا ان فرقوں سے تعلق رکھنے والوں کو ان کے نیک کاموں کا اجر ملے گا؟ اگر ایک کے علاوہ باقی سب فرقے دوزخ میں جائیں گے تو وہ دوزخ سے کبھی نکل بھی سکیں گے یا نہیں؟

ج:...... آپ نے جو حدیث نقل کی ہے وہ صحیح ہے اور متعدد صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ اس حدیث کا مطلب سمجھنے کے لئے چند امور کا ذہن میں رکھنا ضروری ہے:

اوّل:...... جس طرح آدمی غلط اعمال (زنا، چوری وغیرہ) کی وجہ سے دوزخ کا مستحق بنتا ہے، اسی طرح غلط عقائد و نظریات کی وجہ سے دوزخ کا مستحق بھی بنتا ہے۔ اس حدیث میں ایک فرقہ ناجیہ کا ذکر ہے جو صحیح عقائد و نظریات کی وجہ سے جنت کا مستحق ہے اور ۷۲ دوزخی فرقوں کا ذکر ہے، جو غلط عقائد و نظریات رکھنے کی وجہ سے دوزخ کے مستحق ہوں گے۔

دوم:...... کفر و شرک کی سزا تو دائمی جہنم ہے، کافر و مشرک کی بخشش نہیں ہوگی، اور کفر و شرک سے کم درجے کے جتنے گناہ ہیں، خواہ ان کا تعلق عقیدہ و نظریہ سے ہو یا اعمال سے، ان کی سزا دائمی جہنم نہیں بلکہ کسی نہ کسی وقت ان کی بخشش ہوجائے گی، خواہ اللہ تعالیٰ محض اپنی رحمت سے یا کسی کی شفاعت سے بغیر سزا کے انہیں معاف فرمادیں، یا کچھ سزا بھگتنے کے بعد ان کی معافی ہوجائے۔

سوم:...... غلط نظریات و عقائد کو بدعات و اہواء کہا جاتا ہے، اور ان کی دو قسمیں ہیں، بعض تو حد کفر کو پہنچتی ہیں۔ جو لوگ ایسی بدعات کفریہ میں مبتلا ہوں وہ تو کفار کے زمرہ میں شامل ہیں، اور بخشش سے محروم، اور بعض بدعات حد کفر کو نہیں پہنچتیں، جو لوگ اس دوسری قسم کی بدعات میں مبتلا ہوں وہ گناہ گار مسلمان ہیں، اور ان کا حکم وہی ہے جو گناہ گاروں کے بارے میں ذکر کیا گیا کہ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے، خواہ اپنی رحمت سے یا کسی کی شفاعت سے بغیر سزا کے انہیں معاف فرمادیں یا سزا کے بعد ان کی بخشش ہوجائے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

ان تینوں مقدمات کو سامنے رکھتے ہوئے ان ۷۲ فرقوں میں سے ہر ایک کے ناری ہونے کا مطلب یہ ہوگا کہ جو فرقے بدعات کفریہ میں مبتلا ہوں ان کے لئے دائمی جہنم ہے، اور ان کا کوئی نیک عمل مقبول نہیں، اور جو فرقے ایسی بدعات میں مبتلا ہوں گے جو کفر تو نہیں مگر فسق اور گناہ ہیں، ان کے نیک اعمال پر ان کو اجر بھی ملے گا، اور فرقہ ناجیہ کے جو افراد عملی گناہوں میں مبتلا ہوں گے، ان کے ساتھ ان کے اعمال کے مطابق معاملہ ہوگا، خواہ شروع ہی سے رحمت کا معاملہ ہو یا بدعملیوں کی سزا کے بعد رہائی ہوجائے۔

وضو کے چھینٹوں سے حوض ناپاک نہیں ہوتا

س:...... بعض لوگوں سے سنا ہے کہ وضو کے پانی کے چھینٹوں سے بچنا چاہئے، کیونکہ گرنے والا پانی ناپاک ہوجاتا ہے، جبکہ بعض مساجد میں بڑے حوض ہوتے ہیں، وضو کرتے وقت وضو کا پانی حوض میں گرتا ہے، اس صورت میں پانی ناپاک ہوجاتا ہے یا نہیں؟

ج:...... حوض سے وضو کرتے وقت احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ چھینٹے حوض پر نہ گریں، لیکن ان چھینٹوں سے حوض ناپاک نہیں ہوتا۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۰ — ۲۵ ربیع الاول تا ۲ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق یکم تا ۷ مارچ ۲۰۱۱ء — شمارہ: ۹

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

قانون ناموس رسالت کی جدوجہد پر مبارکباد	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
آل پارٹیز ناموس رسالت کانفرنس، لاہور	۷	مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
بنگلہ دیش میں عالمی قادیانی اجتماع کرنے میں ناکام	۱۱	صفی علی اعظمی
شاعرِ رسول سے مدحتِ رسول سیکھیے (۲)	۱۳	مولانا محمد وسیم فصیح بٹ
گستاخ رسول کی سزا اور مسلمانوں کی ذمہ داری	۱۵	مولانا عبدالقدوس قارن
انبیاء ورسل کے چند اوصاف عالیہ (۳)	۱۸	مولانا عبدالقیوم غلام فرید
کیا ننگے سر رہنا سنت ہے؟ (۳)	۲۱	ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی
ظلم و زیادتی کا انجام	۲۴	مولانا شمس الحق ندوی
مکتوب ثالثی	۲۶	حافظ منیر احمد

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

جنت کے مناظر

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

جنت کے درجات

سوم:... جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ جنت الفردوس ہے، اور یہ ان حضرات کے لئے ہے، جنھوں نے راہِ خدا میں جاں بازی و جاں نثاری کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہو۔ چنانچہ بعض احادیث میں شہید فی سبیل اللہ کے لئے جنت الفردوس کی بشارت آئی ہے، اسی طرح انبیاء اور صدیقین اور شہداء و صالحین علیٰ حسب مراتب جنت الفردوس میں ہوں گے۔ چونکہ جنت کا انعام بدوں استحقاق کے محض مالک کی عنایت ہے، گو اپنے اعمال جنت الفردوس کے لائق نہ ہوں مگر مالک کے کرم سے اُمید کرتے ہوئے جنت الفردوس ہی مانگنی چاہئے، اس لئے فرمایا کہ: جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو جنت الفردوس ہی مانگو۔ یہ رُوسیاہ بھی آنحضرت نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے دُعا کرتا ہے: یا اللہ! ہم آپ کی رحمت اور آپ کے لطف و کرم کے صدقے آپ سے جنت الفردوس کی درخواست کرتے ہیں، یا اللہ! ہماری دُعا قبول فرماکر اپنے مقبول بندوں سے ہمیں ملحق فرما، آمین یا رَبّ العالمین!

چہارم:... جنت الفردوس کے بارے میں فرمایا کہ: اس سے اُوپر عرشِ رحمٰن ہے، یعنی جس طرح زمین کی چھت آسمان ہے، اسی طرح جنت الفردوس کی چھت عرشِ رحمٰن ہے، اور یہ حضرات عرشِ رحمت کے زیرِ سایہ ہیں۔ اس میں حق تعالیٰ شانہٗ کی خاص رحمت و عنایت اور ان حضرات کے قرب و اختصاص کی طرف اشارہ ہے۔

پنجم:... جنت کی نہروں کے بارے میں فرمایا کہ: وہ جنت الفردوس سے نکلتی ہیں اور ان کا منبع و سرچشمہ جنت الفردوس ہے، اس کی پوری حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے، اور اِن شاء اللہ وہاں پہنچ کر منکشف ہوجائے گی، بہرحال اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نعمائے جنت کا مرکز جنت الفردوس ہے، وَاللهُ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ!

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جنت کے سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان ہے، اور جنت الفردوس سب سے بلند درجے کی ہے، اسی سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی ہیں، اور اس سے اُوپر عرش ہوگا، پس جب تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔''

(ترمذی، ج:۲، ص:۷۶)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جنت میں سو درجے ہیں، اور اگر سارے جہان کے لوگ ان کے کسی ایک درجے میں جمع ہوجائیں تو ان کو کافی ہوگا۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۷۶)

سنن نسائی (ج:۲ ص:۵۶) ''درجۃ المجاہد فی سبیل اللہ'' میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث اس طرح آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا: ابوسعید! جو شخص اللہ تعالیٰ کو ربّ مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہوگیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد سن کر حیرت آمیز مسرت ہوئی، اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بات ایک بار پھر ارشاد فرمایئے! چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد پھر دُہرایا، اور پھر فرمایا: ایک چیز اور بھی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ جنت میں بندے کے سو درجے بلند کردیتے ہیں، اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ! جہاد فی سبیل اللہ!

اس حدیث کے آخر میں جو ارشاد فرمایا کہ: ''اگر سارے جہان کے لوگ ایک ہی جنت میں جمع ہوجائیں تو وہ سب کو کافی ہوجائے'' اس میں جنت کی وسعت و کشائش کی طرف اشارہ ہے، جنت کی وسعت کا مشاہدہ بھی جنت میں جانے کے بعد ہی ہوگا، اور وہاں معلوم ہوگا کہ ہمارا یہ کرۂ ارض جنت کے مقابلے میں بیضۂ مور (چیونٹی کے انڈے) کی حیثیت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے!

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''فلا تعلم نفس ... الآیۃ ... ''سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لئے خزانۂ غیب میں موجود ہے۔'' (بخاری و مسلم)

اداریہ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

قانون ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے

جدوجہد کرنے والوں کو مبارک باد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

ملک عزیز میں گزشتہ تقریباً تین ماہ سے جاری تحریک ناموس رسالت الحمدللہ جہاں اپنے اہداف ومقاصد میں کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوکر پاکستانی قوم کو متحد ومتفق کرنے کے ساتھ ساتھ مستقبل میں اسلامی نظام کے نفاذ اور بیرونی قوتوں کی بالادستی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے راہ عمل اور کئی راہنما اصول متعین اور کئی نقوش ثبت کرگئی ہے، وہاں ارباب اقتدار، اسلام بےزار بیوروکریٹ، سیاست دانوں اور مغربی آقاؤں کے پجاریوں کے لئے ایک تازیانہ بھی ثابت ہوئی ہے کہ پاکستان میں اکثریت کی خواہش کے برعکس، قرآن وسنت کی ہدایات اور روشنی کے تناظر میں بنائے گئے قوانین پر عمل درآمد اور اسلامی آئین کا راستہ آخر کیوں روکا جارہا ہے؟ اور اس کا کیا جواز ہے؟

اسی طرح یہ تحریک ان قوتوں اور لادین عناصر کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے جو اپنی ذاتی مفادات اور اغراض کی خاطر پاکستانی عوام کی اکثریت کی دلی خواہش کا گلا گھونٹتے آرہے ہیں۔

اس تحریک سے نام نہاد دانشوروں، این جی اوز اور بیرونی ایجنڈے پر کام کرنے والوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ ۶۴ سال سے پاکستان میں جمہوریت کے نام پر جمہور کے جذبات واحساسات کا قتل عام ہوتا آیا ہے لیکن اب پاکستانی قوم بیدار ہوچکی ہے اور انشاءاللہ! اب قوم کسی کے بہکاوے میں نہیں آئے گی۔

اس تحریک نے ہمیں سبق دیا ہے کہ پاکستان کی حد تک تمام مذہبی، دینی اور سیاسی جماعتوں اور ان کے قائدین کو نظریہ پاکستان پر عمل درآمد کے حق میں اور پاکستان پر بیرونی تسلط کے خلاف متحد اور متفق ہونا چاہئے۔ اس اتحاد اور اتفاق کی بدولت ہی ہم پاکستان کے دشمنوں اور اسلام دشمنوں کا مقابلہ کرسکتے ہیں، کیونکہ عیار اور چالاک دشمن نے ہمیشہ ہمارے اس اختلاف اور انتشار سے ہی فائدہ اٹھاکر ہمیں اپنی منزل سے دور کیا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ نے اس تحریک کی کامیابی پر ناموس رسالت کے لئے جدوجہد کرنے والوں کو مبارکباد دی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرے، اس کے ساتھ ساتھ علماء کے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ علماء حکومت کو مبارکباد دیں اور جمعہ کے اجتماعات میں اس تاریخی کامیابی پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ تفصیل درج ذیل خبر میں ملاحظہ ہو:

''ملتان (نیوز رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیزالرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیزالرحمن ثانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل اعلیٰ سطحی وفد نے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی سے جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں ملاقات کی اور انہیں تحریک تحفظ ناموس رسالت کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔ قائد تحریک ختم نبوت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے وفد کا خیر

مقدم کرتے ہوئے کہا کہ جن جن جماعتوں اور افراد نے ناموس رسالت ایکٹ کی حفاظت کے لئے شب و روز محنت کی، جلسے کیے، جلوس نکالے، مظاہرے کیے، ہڑتال کی اور ریلیاں نکالیں وہ تمام کے تمام افراد مبارک باد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دینی جماعتوں نے اپنے اتحاد سے ثابت کر دیا ہے کہ ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے پوری کی پوری قوم بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ قائد تحریک ختم نبوت نے کہا کہ ناموس رسالت کمیٹی کے مرکزی راہنماؤں کے فیصلہ کے مطابق ۱۸ر فروری کو ملک بھر میں یوم تشکر منایا جائے گا۔" (روزنامہ اسلام کراچی، ۱۵ر فروری ۲۰۱۱)

اس تحریک کی کامیابی پر ہم تحریک ناموس رسالت کے قائدین: قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن، تحریک کے کنوینر ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، جناب سیّد منور حسن، مولانا سمیع الحق، علامہ ساجد نقوی کے علاوہ اس تحریک میں شامل تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین کو مبارک باد پیش کرتے ہیں، جن کی شبانہ روز محنت اور جدوجہد سے یہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

اس کے ساتھ ساتھ وفاقی وزیر قانون جناب بابر اعوان کو پوری پاکستانی قوم کی جانب سے مبارک باد اور سلام عقیدت پیش کرتے ہیں جن کی ذاتی دلچسپی، محنت، جرأت، استقامت اور وزیر اعظم جناب سید یوسف رضا گیلانی کی وزارت قانون کی جانب سے صحیح راہنمائی کرنے کی بنا پر یہ تحریک کامیاب ہوئی۔ اگر حکومتی ایوانوں میں ایسے صاحب علم، باصلاحیت اور دین کا درد رکھنے والے وزراء اور حکمران ہوں تو پھر بے دین لابی اپنی سازشوں اور مکاریوں میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

وفاقی وزیر قانون جناب بابر اعوان صاحب کا قانون ناموس رسالت کے بارہ میں ذاتی دلچسپی، محنت اور جدوجہد کا کچھ احوال روزنامہ امت کراچی ۱۲ر فروری ۲۰۱۱ء کی اشاعت میں صفحہ پانچ پر جناب سیف اللہ خالد نے اپنے کالم کے آخری پیراگراف میں یوں ذکر کیا ہے کہ:

"....وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے جس دستاویز کو ناموس رسالت کے قانون میں تبدیل نہ کرنے کی تحریری ضمانت قرار دیا جا رہا ہے، وہ وزارت قانون و انصاف کی طرف سے وزیر اعظم کو پیش کردہ رپورٹ ہے، جو وزیر قانون و انصاف نے اپنے دستخطوں سے وزیر اعظم کو ۸ر فروری ۲۰۱۱ء کو پیش کی ہے اور وزیر اعظم نے ۱۰ر فروری کو اس پر دستخط کر دیے ہیں۔ ۲۸ صفحات پر مشتمل اس تفصیلی تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ قانون ناموس رسالت میں ترمیم کے سلسلے میں وزارت قانون کو وزیر اعظم سیکریٹریٹ، وزارت داخلہ، وزارت اقلیتی امور، وزارت خارجہ اور شیری رحمٰن کے بل کے حوالے سے اسمبلی سیکریٹریٹ نے الگ الگ ریفرنسز بھیجے، جن میں قانون توہین رسالت کے حوالے سے ترمیم کی بات کی گئی اور وزارت قانون کی اس پر رائے مانگی گئی۔ وزیر قانون نے اس پر خود تحقیق میں حصہ لیا اور یہ رپورٹ مرتب کی۔ رپورٹ میں توہین رسالت کے حوالے سے عدالتی فیصلوں، قرآنی آیات اور احادیث رسول کے حوالے دے کر کہا گیا ہے کہ یہ قانون براہ راست قرآن و سنت سے اخذ کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس میں ترمیم و تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام وزارتوں، تمام محکموں اور حکام کو اس پر متنازعہ گفتگو نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس رپورٹ میں دنیا کے بے شمار ممالک میں توہین رسالت جیسے قوانین کا حوالہ بھی تفصیل سے دیا گیا ہے۔" (روزنامہ امت کراچی، ۱۲ر فروری ۲۰۱۱ء)

آخر میں ایک بار پھر کہنا چاہیں گے کہ پاکستانی عوام، تمام مذہبی و سیاسی قائدین اور اسلام سے مخلص مسلمانوں اور جماعتوں کو مشترکہ طور پر اپنے ملک پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ اور بیرونی قوتوں کی پاکستان میں مداخلت کے خلاف بھرپور جدوجہد کرنا چاہئے اور ایسے حضرات کے ہاتھ مضبوط کرنا چاہئیں جو واقعتاً ملک کو بیرونی تسلط سے آزاد دیکھنا اور ملک میں اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس' لاہور

تحریک ناموس رسالت کے سلسلہ میں تیسرے مرحلہ پر ''آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس'' کے لئے مورخہ ۲۹ رجنوری کو منصورہ میں جماعت اسلامی کی میزبانی میں اجلاس منعقد ہوا، جس کی صدارت امیر جماعت اسلامی پاکستان جناب سیّد منور حسن نے کی

تلاوت: قاری وقار احمد چترالی، امام جامع مسجد منصورہ نے کی۔

نعت: قاری محمد زوار بہادر نے پیش کی۔

دعائے مغفرت: مولانا عبدالرحمن اشرفی، امریکی غنڈوں کے ہاتھوں اور ڈرون حملوں میں شہید ہونے والوں کے لئے مغفرت کی دعا کی گئی، نیز امیر جماعت نے قائدین کا خیر مقدم کیا اور بتلایا کہ کراچی، راولپنڈی، لاہور، اسلام آباد میں کانفرنسیں ہوئیں۔ ۲۴ ردسمبر کو مظاہرے اور ۳۱ ردسمبر کو ملک بھر میں عظیم الشان ہڑتال ہوئی۔

سیّد منور حسن نے اجلاس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ:

۱:.... وزیراعظم، فلور آف دی ہاؤس پر اعلان کریں کہ ناموس رسالت قانون میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

۲:.... شیری رحمن بل واپس لیا جائے۔

۳:.... پوپ اور یورپ کے قانون کے متعلق بیانات کا نوٹس لیا جائے۔

۴:.... یورپی پارلیمنٹ قرارداد کی تردید کی جائے۔

انہوں نے کہا کہ مطالبات جب تسلیم نہیں ہوتے، ریلیوں کا سلسلہ جاری رہنا چاہئے۔ ناموس رسالت کے قانون کو ایجنڈا بنانا چاہئے۔ تحریکوں کی کامیابی کا انحصار پُرامن رہنا چاہئے، لیکن تحریک پُرامن رہے، ہمارا ایجنڈا کوئی مخفی نہیں، غلبۂ دین کا ایجنڈا ہے۔

مولانا فضل الرحمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اکابر علمائے کرام زعماء قوم، دنیا میں اس وقت جو کشمکش ہے۔ اس کے حقیقی عناصر کیا ہیں؟ ہم روز اول سے یہ رائے رکھتے ہیں کہ یورپ اور امریکا اور اس کی قیادت کا ایجنڈا اسلامی تہذیب، تمدن اور اقدار کا خاتمہ ہے۔ اسلامی سوسائٹی اور اقدار کے لئے جو بنیادی وسائل اور عوامل ہیں، وہ ادارے ہیں جو اسلامی علوم کے حوالہ سے اسلامی طرز حیات بتلاتے ہیں، چونکہ اسلام علم اور تربیت دونوں کا نام ہے، اسلام انسان کو انسان بناتا ہے۔ اعتدال کی روش کا داعی اور علمبردار ہے۔ انہوں نے اس اسلوب کو انتہا پسندی قرار دیا ہے۔ خواہشات کی اتباع کو روشن خیالی قرار دیا ہے۔ اقتدار پسند طبقہ کے لئے امریکا کی وفاداری کا مکمل اعتراف کرنا اقتدار کے ایوانوں تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے۔ نیز آئین کی اسلامی دفعات ان کے لئے بوجھ ہیں، مسلسل ملکی سیاست اور پارلیمنٹ پر دباؤ ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی بے حرمتی کی جاتی ہے، بے حرمتی سے ہمارے پاس کچھ نہیں رہتا، سب سے زیادہ والا بی، این جی اوز ہیں جو اس قانون کے خلاف احتجاج کرتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ عوام نے قومی سطح پر مثبت ردعمل کیا ہے۔ تحریری طور پر ہم نے مطالبات بھیجے، تمام سیاسی مذہبی جماعتیں ایک ہی اضطراب رکھتی ہیں اور وہ ناموس رسالت کی وجہ سے ہے۔ اس پر ہمیں خود اعتمادی آنی چاہئے، قانون میں تبدیلی نہیں ہوگی یہ دھوکا ہے، کیونکہ پروسیجر میں تبدیلی سے قانون غیر موثر ہو جاتا ہے۔ بل اسمبلی کی ملکیت ہے۔ ابھی تک واپس نہیں لیا۔ کراچی کے جلسہ کے اگلا روز پوپ کا بیان آیا، یورپی پارلیمنٹ کی قرارداد آئی، ملکی قیادت ان کی پیروکار ہے۔ لہٰذا ہم متحد ہو کر اس جدوجہد کو دوام دیں گے، ہم نے ناموس رسالت اور اس کے لوازمات کے حوالہ سے تحریک کو آگے بڑھایا ہے، عافیہ صدیقی کو ۸۶ سال سزا دی گئی جو جھوٹ پر مبنی کیس ہے۔ ابھی آسیہ کے متعلق عدالتی حیثیت موجود ہے۔ لاہور میں واقع ہونے والا واقعہ کس نے کیا، بلیک واٹر کا ہے، مقتولین کو مجرم اور مجرم کو بے گناہ قرار دیا جا رہا ہے۔ ان حساس معاملات پر پوری سنجیدگی کے ساتھ لائحہ عمل دینا ہے۔ اپنی فوج، پارلیمنٹ، معیشت بین الاقوامی دباؤ میں ہے، ہم نے غیر مسلح اور عوامی جدوجہد سے دباؤ سے نکالنا ہے۔ یہ تحریک پاکستان کی بقا کی تحریک ہے۔

تحریک ناموس رسالت رابطہ کمیٹی کے کنوینر صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ پانچویں آل

پارٹیز: ناموس رسالت کانفرنس ہے، ہم نے چار مطالبات رکھے:

۱:... وزیراعظم پارلیمنٹ میں ناموس رسالت میں ترمیم نہ کرنے کا اعلان کریں۔

۲:... اقلیتی وزیر شہباز بھٹی کی سرکردگی میں بنائی گئی کمیٹی تحلیل کی جائے۔

۳:... آسیہ مسیح کیس سے متعلق عدالتی فیصلہ پر عمل درآمد کیا جائے۔

۴:... شیری رحمن بل اسمبلی سے واپس لیا جائے، انہوں نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ۲۴ دسمبر مظاہرے ۳۱ دسمبر کی ہڑتال ۹ جنوری کا کراچی کا جلسہ ہوا، حکمران اپنے بیانات کے ذریعہ کنفیوژن پیدا کررہے ہیں، جب کہ ہم نے تحریری مطالبات بھی پیش کردیے ہیں، جن کا ''ہاں'' یا ''نہ'' میں جواب آنے تک ہماری تحریک جاری رہے گی۔

تجاویز: (۱) یہ جنگ پارلیمنٹ میں بھی شروع کی جائے، تحریک التوا، بل وغیرہ پیش کیے جائیں۔ (۲) اگلے اقدام صوبائی ہیڈکوارٹرز میں ریلیاں منعقد کی جائیں، پشاور میں ریلی کا اعلان کیا جائے۔ ممتاز قادری کے گھر میں ریلی کی صورت میں جانا چاہیے، قانونی امداد کے لئے وکلا کی ٹیم تشکیل دی جائے۔ علماء بھی بھرپور تعاون کریں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں اعلان کریں۔ (۳) ناموس رسالت کے ساتھ ساتھ نظام مصطفی کے لئے لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ میں مسلم لیگ کے سربراہ کی حیثیت سے نہیں بلکہ غلام مصطفی کی حیثیت سے حاضر ہوا ہوں، اس تحریک نے سیاسی اختلافات کے باوجود دوریاں ختم کردیں۔ ناموس رسالت کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی برداشت نہیں کی جائے گی، کیونکہ قرآن، سنت، انبیاء کرام کی توہین، کوئی مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔ اس قانون کو ذاتی اغراض ومقاصد کے لئے بھی استعمال کرنا کفر سے کم گناہ نہیں۔ ناموس رسالت کا محافظ اللہ تعالیٰ ہے۔ تحفظ ناموس رسالت نظریہ پاکستان ہے۔

تجویز: ہم اپنا مشن جاری رکھیں، کمیٹی بناکر حکمرانوں سے ملاقات کی جائے۔ مذاکرات کرنے چاہئیں، نہ ماننے کی صورت میں اگلا قدم اٹھایا جائے۔

علامہ ساجد میر نے کہا کہ اتحاد ویکجہتی اور جہد مسلسل سے اگلا پروگرام ابھی طے کیا جائے۔ اگر ہمارے قدم پیچھے ہٹ گئے تو ہمیں بہت پسپائی کرنی پڑے گی، مزید مشکلات پیدا ہوں گی۔ پارلیمنٹ میں جدوجہد، عافیہ صدیقی کے حوالہ سے سلمان رشدی امریکا، گوانتاناموبے میں قرآن پاک کی توہین کے خلاف آواز اٹھائی جائے، یورپ کو مقدس گائے نہ سمجھا جائے، بھرپور تعاقب کیا جائے۔ باعزت شکل یہ ہے کہ حکومت خود دعوت دے اور باضابطہ دعوت دی جائے تو ہمیں انکار نہ ہوگا۔

علامہ ساجد نقوی... دینی قوتوں کے لئے آزمائش کا مرحلہ ہے، وحدت کو مضبوط کیا جائے، جدوجہد مسلسل جاری رہنی چاہیے، موجودہ حکومت نے باقاعدہ کوئی اعلان نہیں کیا، کوشش یہ ہونی چاہیے، منفی پہلو سے گریز کرنا چاہیے، حکومت سے رابطوں سے کوئی حرج نہیں، مطالبات واضح طور پر تسلیم کریں، باہمی مشاورت سے اگلا اقدام اٹھانا چاہیے۔

خواجہ سعد رفیق پاکستان مسلم لیگ (ن) ممبر قومی اسمبلی نے کہا کہ مجھے میاں صاحب نے بھیجا ہے، توہین رسالت کی سزا میں تخفیف کا کوئی تصور نہیں کیا جاسکتا، پاکستان کی کوئی پارلیمنٹ یا حکومت کو حق ہے نہ اختیار ہے، یہ قانون اور تحریک اندرون وبیرون ملک میں ہونے والی سازشوں کا دفاع ہے۔ البتہ قانون استعمال میں احتیاط ضروری ہے، قانون اس لئے وضع کیا گیا تاکہ لوگ قانون اپنے ہاتھ میں نہ لیں، اس قانون کے لئے پاکستان مسلم لیگ کے کارکن کل کی ریلی میں شرکت کریں گے، مغرب کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ تعزیرات پاکستان اس کا راستہ روکتا ہے کہ غلط الزام لگانے والے کے لئے عمر قید یا سزائے موت۔ ایسا معاملہ اسلامی نظریاتی کونسل کے سپرد کیا جائے۔

مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ''تحریک ناموس رسالت'' کا یہ پلیٹ فارم محض ایک نکاتی ایجنڈا پر معرض وجود میں آیا ہے، اس حوالہ سے ہی ہمیں جدوجہد کو آگے بڑھانا چاہیے، اس میں کامیابی ہمارے بہت سارے دینی مقاصد میں معاون ومدد ہوگی، لیکن اس وقت اپنی تمام کاوش تحفظ ناموس رسالت کے لئے وقف رکھیں تو بہت بہتر ہوگا۔ اس عنوان پر کامیابی کے بعد دیگر امور کے لئے علیحدہ مشاورت اور طریق کار کو زیر بحث لایا جائے۔ اس وقت دیگر مسائل کو اس مسئلہ تحفظ ناموس رسالت کے ساتھ منسلک کرنا نہ صرف غلط مبحث کا باعث ہوگا بلکہ بہت سارے شکوک وشبہات بھی جنم لیں گے کہ اس مسئلہ کی آڑ میں دیگر فوائد حاصل کرنے کی کوشش شروع ہوگئی ہے، اس سے عوام بھی مایوسی کا شکار ہوں گے۔ امید ہے کہ اس پلیٹ فارم کو اسی کام کے لئے ہی وقف رکھا جائے گا۔ وفد گورنمنٹ سے ملاقات کرے، مولانا فضل الرحمن، سیّد منور حسن، صاحبزادہ ابوالخیر کو اختیار دے دیا جائے کہ وہ وفد کی تشکیل کریں۔ اس قانون کے غلط استعمال ہونے کی بات زیر بحث آئی ہے، اس قانون کے تحت پرچہ درج کرنے کے لئے قانون میں یہ طریق کار موجود ہے کہ تھانہ میں درخواست دی جائے جس کی انکوائری ایس پی رینک کا افسر کرے۔

پروفیسر حافظ محمد سعید.... الیکٹرونک میڈیا گورنر کے قتل کے بعد مختلف الاذہان لوگوں کو بٹھلا کر

شکوک وشبہات پیدا کررہا ہے کہ مذہبی طبقہ شدت پسند ہے جبکہ سیکولر طبقہ اعتدال پسند ہے۔ یہ بین الاقوامی ایجنڈے کا حصہ ہے، الیکٹرونک میڈیا کے ذمہ داروں سے بھی ملاقاتیں کی جائیں۔ طبقات کی تقسیم سے ملک کو بچایا جائے۔

جناب اعجاز الحق... اسلامی نظریاتی ملک میں بیٹھ کر عالم اسلام کے خلاف سازش ہورہی ہے۔ میڈیا کو تحفظ ناموس رسالت کے عنوان پر ایک پمفلٹ بناکر تقسیم کیا جائے، پوری قوم کو ساتھ لے کر چلنے کی ضرورت ہے، انٹرنیٹ پر علماء کرام اور دین دار طبقے کے خلاف زہر اگلا جارہا ہے، سوسائٹی کو توڑنے کی کوشش کی جارہی ہے، دین کا تحفظ علماء کرام کا فرض ہے، آج تک اس مسئلہ میں کسی کو سزا نہیں دی گئی (یعنی سزا پر عمل درآمد نہیں ہوا) اسلامی ملک میں اپنے حکمرانوں سے بھیک مانگی جارہی ہے۔ اسلام آباد کی طرف ایک لانگ مارچ کی کال دی جائے۔ ناموس رسالت کے لئے جان کی قربانی دینی پڑے تو یہ سودا سستا ہے۔

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری... ناموس رسالت کا تحفظ ہماری شاہ رگ ہے، جس پر حملہ کیا گیا ہے۔ اس مسئلہ اور اس کے قانون پر مسلمان حساس ہیں، یہ تمام تر کامیابی کے لئے والہانہ وابستگی ضروری ہے:

ا:... ہماری جدوجہد ناموس رسالت کے لئے خالصتاً ہو۔

۲:... آئندہ بھی تحریک پرامن رہے۔

۳:... قابل اطمینان اور فیصلہ کن اعلان کے بغیر تحریک کو ختم نہیں کرنا چاہئے، خط میڈیا کو جاری کیا جائے۔

۴:... مس یوز کس سیاق وسباق کے بغیر کی جارہی ہے؟ حدود اللہ میں ترمیم کی گئی تو اس وقت بھی یہ ہی عذر پیش کیا گیا کہ اس کا استعمال صحیح کرنا مقصود ہے۔

پوپ، یورپی یونین، باہر کی دنیا غلط پروپیگنڈا کررہی ہے، پورے قانون کو کالا قانون کہا گیا، حالانکہ یہ اللہ ورسول کا بنایا ہوا قانون، آئین پاکستان کا غلط استعمال کیا گیا، تو کیا آئین پاکستان کو غلط نہیں کہا گیا تو کیا اس کو ختم کردیا جائے؟

تجویز: وزیراعظم نے کچھ وضاحتیں کی ہیں جو ناکافی ہیں، لہٰذا صدر مملکت اس قانون کی وضاحت کریں۔

پیر عبدالرحیم نقشبندی... یہ تجویز دی کہ آئندہ پروگرام اسلام آباد میں رکھا جائے، اگر سارے قائدین دھرنا دیں تو حکومت اعلان کرنے پر مجبور ہوجائے گی، مسلم لیگ ن کے ایم این اے ایاز امیر کی نازیبا گفتگو آتی رہتی ہے، میاں نواز شریف اس کا نوٹس لیں۔

حافظ عاکف سعید امیر تنظیم اسلامی... اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق برقرار رکھیں، مسلمانوں کو لڑانے کی

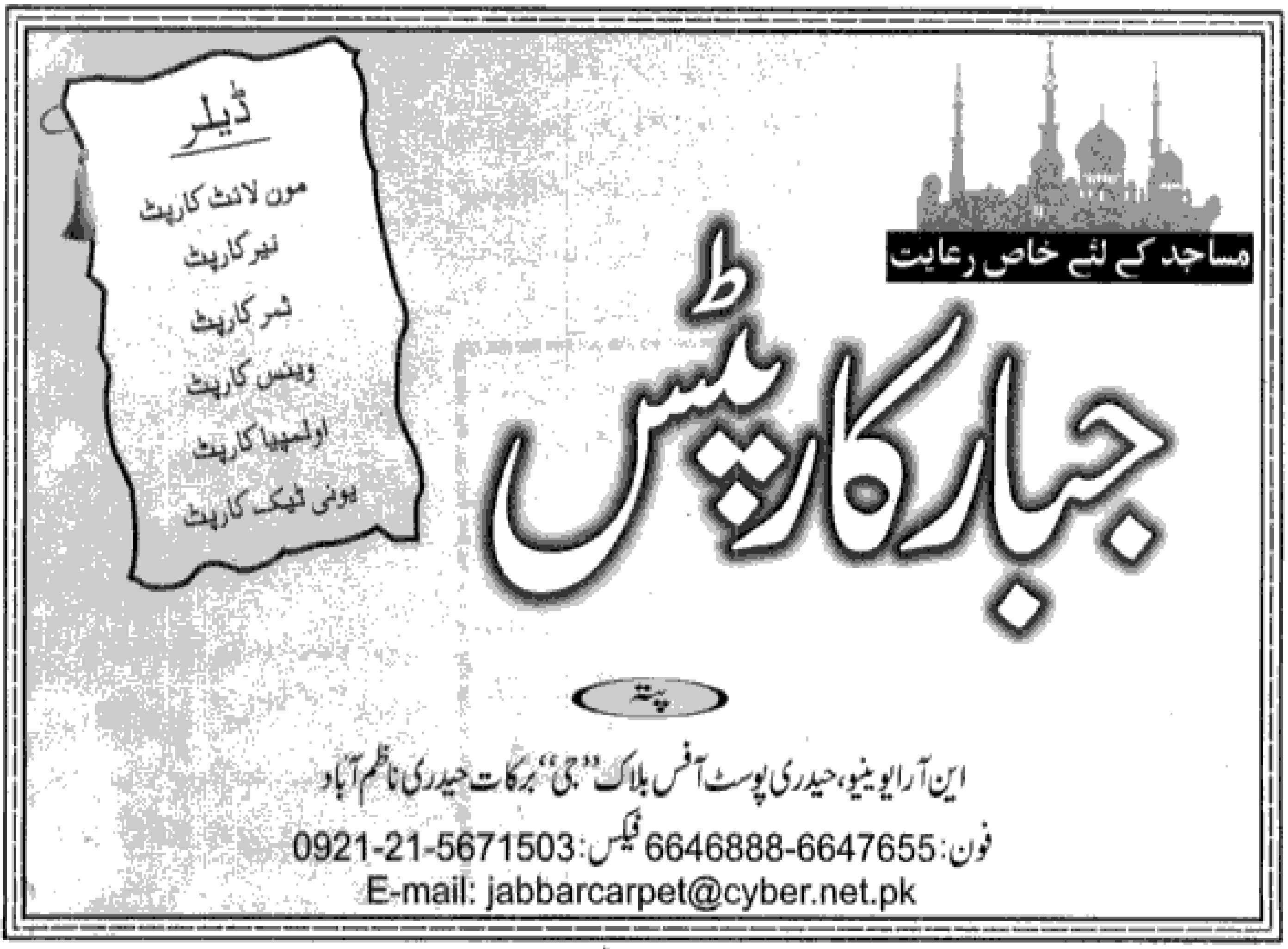

عالمی سازشیں ناکام ہورہی ہیں، ہمارا سب سے بڑا جرم قرآن وسنت کا عدم نفاذ ہے، حدود کے خلاف بل بغاوت ہے۔ حق وباطل کا یہ معرکہ آخری مرحلہ میں داخل ہوچکا ہے، اس کی کامیابی تک تحریک جاری رہے۔

خواجہ معین الدین کوریجہ... اس اتحاد کو مستقل حیثیت دی جائے، اس سلسلہ میں کمیٹی تشکیل دی جائے جو مستقل بنیادوں پر ہو۔

مولانا عبدالرؤف فاروقی... اس قانون کی تبدیلی ابلیسی سازش ہے، ملک توڑنے کے لئے پاکستان کو تقسیم کرنے کی سازش کی جارہی ہے، یہ مطالبات پوپ، امریکا کی سوچی سمجھی اسکیم ہے۔ اس تحریک کو ایک نکاتی ایجنڈا پر محدود رکھا جائے۔ اس کے بعد دوسری اسلامی دفعات کے تحفظ کے لئے بھی کوشش کی جائیں، ہماری جماعت تحریک کے تمام مطالبات کی بھرپور تائید کرتی ہے۔

پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ بخاری... دشمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو متنازعہ بنانے کی کوشش کررہا ہے جبکہ یہ قانون اور اس کے مطابق فیصلے یہ فیصلے عدالت نبوی کے ہیں، جسے چیلنج نہیں کیا جاسکتے، ختم نبوت کا فیصلہ فیصلۂ خداوندی ہے۔

پارلیمنٹ میں مولانا فضل الرحمن بل پیش کریں۔

۱:..... سیاسی راہنماؤں کی میٹنگ بلائی جائے، یہ ہمارے سب کے ایمان کا مسئلہ ہے۔

۲:... چاروں صوبائی اسمبلیوں میں قراردادیں منظور کرائی جائیں۔

۳:... بار ایسوسی ایشنز سے قراردادیں آنی چاہئیں۔

آغا مرتضی پویا.... ایک مستقل کمیٹی تشکیل دی جائے جو اسلامائزیشن کی حفاظت کرے اور ہمیں ایک اسلامی انقلاب کی طرف بڑھنا چاہئے۔

مولانا فضل الرحیم.... ایک وعدہ کرکے اٹھیں کہ ہم تقسیم نہ ہوں، آپس میں نہ الجھیں، میں تمام قائدین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

حافظ ابتسام الٰہی ظہیر.... اصول قانونی ہے، آسیہ کو سزا عدالت نے دی، آپ ملک میں لاقانونیت کو ہوا دینا چاہتے ہیں، توہین رسالت ناقابل معافی جرم ہے، پوپ، ملکہ برطانیہ اکٹھے ہوچکے ہیں، ہمیں بھی اجماع امت کا مظاہرہ کرنا پڑے گا۔

اعجاز احمد چوہدری.... تحریک انصاف نے حمایت کا اعلان کیا۔

حافظ عبدالغفار روپڑی نے تجویز دی کہ چار اہم ستون ہیں: علماء کرام، سیاست دان، میڈیا، حکمران یہ اتحاد کرلیں تو ملک کے تمام مسائل حل ہوسکتے ہیں۔

مولانا رشید احمد لدھیانوی نے تجویز دی کہ آئندہ پروگرام پشاور ہو۔ کل کے پروگرام میں خواجہ سعد رفیق پیغام پہنچائیں کہ میاں نواز شریف کل کے پروگرام میں پہنچیں۔

انتظامیہ سے امیر العظیم، حاجی احسان الحق نے بتایا کہ راستوں کا تعین ہوچکا ہے، لاہور کی انتظامیہ نے بہت تعاون کیا ان کا شکریہ ادا کیا۔ امیر العظیم: ایک بجے نماز ظہر، سوا ایک بجے روانگی، قائدین مال روڈ کے ذریعہ پنڈال کی طرف تشریف لائیں گے۔

سید منور حسن نے کہا کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو اعتماد میں لیں، یہ تحریک جاری رکھیں گے اور لاکھوں، کروڑوں لوگوں کو سمجھا دیں گے، ایک نکاتی ایجنڈا ہے۔ ان حالات میں حکومت سے مذاکرات کا نہیں سوچنا چاہئے۔ سینٹرنگ کمیٹی پہلے سے موجود ہے، جس کے صدر ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر ہیں۔ ۲۰ فروری کو پشاور ریلی، ۱۹ فروری کو کانفرنس اے پی سی منعقد ہوگی، جس میں آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کریں گے۔ ممتاز قادری کیس میں قانونی معاونت کی کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو اس کے کیس کی پیروی کرے گی، چینلز کے ذمہ داران کے لئے وجود تشکیل دیں گے اور یہ ۲۰ فروری سے پہلے پہلے ہوجائے گا۔ پشاور ریلی میں لانگ مارچ کی ڈیڈ لائن دیں گے، آنے والے جمعات میں انہیں معاملات پر خطاب کیا جائے، مذہبی جنونیت کی اصطلاح کی تردید بھرپور انداز میں کی جائے۔ کل کے جلسہ میں کیا بات کرنی ہے، سیکولر اور لبرل کہلانے والے جنونی ہیں نہ کہ مذہبی لوگ۔

آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس صدر کی دعا سے ہوا، مجلس کی نمائندگی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، مولانا اللہ وسایا، مفتی ظفر اقبال، مولانا عزیزالرحمن ثانی اور راقم الحروف محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔ ☆☆☆

خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

یاد رکھئے اولڈ

سنارا جیولرز

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

صرافہ بازار کھارادر کراچی نمبر 2- سیل: 0321-2984249-0323-2371839

بنگلہ دیش میں عالمی قادیانی

اجتماع کرنے کی کوشش ناکام

صفی علی اعظمی

بنگلہ دیشی ذرائع ابلاغ اور جماعت احمدیہ کے ذرائع سے ملنے والی اطلاعات میں تصدیق کی گئی ہے کہ قادیانی جماعت کی جانب سے بنگلہ دیش میں عالمی اجتماع منعقد کرنے کی کوششوں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے اور بنگلہ دیشی مسلمانوں کی جانب سے کیے جانے والے پرزور اور پرشور احتجاج کے بعد احمدیہ جماعت جس کو پاکستان میں عرف عام میں قادیانی جماعت سے موسوم کیا جاتا ہے، اپنا عالمی اجتماع منسوخ کرنا پڑا ہے، جس کے حوالے سے قادیانی جماعت کے ترجمان جریدے کا کہنا ہے کہ اجتماع کی منسوخی عارضی طور پر کی گئی ہے، جس میں دنیا بھر سے کم از کم آٹھ ہزار احمدیوں (قادیانیوں) کی شرکت متوقع تھی، وہ اس حوالے سے دوبارہ کوشش کریں گے۔ بنگلہ دیش میں موجود اسلامی جماعتوں کے اراکین نے اس ضمن میں بتایا ہے کہ مسلمانوں کو اس اجتماع کو منسوخ کروانے کے لئے پہلے زبانی اور بعد میں "دستی احتجاج" کیا گیا اور جب قادیانی جماعت والے اس اجتماع کی منسوخی پر آمادہ نہ ہوئے تو ان کو زبردستی بھی کرنی پڑی، کیونکہ پولیس اور سیکورٹی فورسز کے جوانوں کی جانب سے کہا گیا تھا کہ اگرچہ کہ وہ مسلمان اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی ہونے کے ناتے قادیانیوں کے اس اجتماع کی منسوخی کے حق میں ہیں لیکن اوپر سے آنے والے احکامات کے بعد وہ قادیانی جماعت کے رہنماؤں اور کارکنوں کو "بزور" منتشر نہیں کرسکتے، لیکن اب تک کی اطلاعات کے مطابق بنگلہ دیشی اخبارات ڈیلی اسٹار اور اتفاق کی جانب سے کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش میں احمدیہ جماعت کی جانب سے مسلسل ۸۷ واں عالمی اجتماع منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا تھا جو ڈسٹرکٹ غازی پور میں اسی ہفتے منعقد کیا جانا تھا لیکن مقامی مسلمانوں کی جانب سے کئے جانے والے سخت ترین احتجاج اور بعد ازاں پولیس اور سیکورٹی فورسز کے ساتھ ہونے والی مسلسل جھڑپوں کے بعد انتظامیہ نے اس اجتماع کی جگہ پر سیکورٹی فورسز کی ایک بڑی تعداد تعینات کرکے یہاں کرفیو کا نفاذ کردیا ہے، لیکن مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ ختم نبوت کے حامی مسلمانوں کی جانب سے اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے کہ اگر قادیانی جماعت کو یہاں جمع ہونے کی اجازت دی گئی تو یقیناً حالات کی تمام تر ذمہ داری بنگلہ دیش کی حکومت پر ہوگی، کیونکہ مسلمانان بنگال ہر حالت میں اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان واحترام کا دفاع کریں گے اور نبی کی حرمت کے خلاف قادیانیوں کی کسی بھی کوشش کو بزور ناکام بنادیا جائے گا۔ یہاں یہ امر یاد رہے کہ قادیانی جماعت جس نے اس وقت تبلیغ کے لئے احمدیہ جماعت کا نام استعمال کرنا شروع کیا ہے، کے موجودہ بنگلہ دیشی وزیراعظم شیخ حسینہ واجد اور ان کی جماعت عوامی لیگ کے ساتھ انتہائی اچھے اور بے مثال تعلقات ہیں اور لندن میں موجود احمدیہ جماعت کے رہنماؤں نے براہ راست بھارتی اور بنگلہ دیشی حکومت کو اپروچ کیا ہے کہ وہ بنگلہ دیشی علماء کی جانب سے احمدی کمیونٹی کے خلاف کئے جانے والے اقدامات پر نا صرف ایکشن لیں بلکہ ان کا عالمی اجتماع بھی یہاں غازی پور میں لازمی منعقد کروائیں۔ یہاں یہ نکتہ بھی لائق غور ہے کہ بنگلہ دیش میں جب سے موجودہ حکمراں جماعت، عوامی لیگ برسر اقتدار آئی ہے، یہاں بنگالی ہندوؤں اور بالخصوص قادیانیوں کی سرگرمیاں بہت زیادہ بڑھ چکی ہے اور اب تک ہونے والے تمام قادیانی اجتماعات چہاردیواری کے اندر اور ان کے اپنے کمیونٹی سینٹرز یا بنگلہ دیشی قادیانی جماعت کے ہیڈکوارٹر بخشی پور میں چہاردیواری کے اندر منعقد ہوتے تھے، لیکن پہلی بار شیخ حسینہ واجد کی بھارت نواز حکومت کی جانب سے قادیانی جماعت کے بنگلہ دیشی امیر کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ بہادر پور ضلع اسکاوٹ ٹریننگ کیمپ، غازی پور میں اپنا ۸۷ واں اجتماع تزک و احتشام سے کھلے بندوں منعقد کریں، لیکن غازی پور کے مسلمانوں نے حکومت کی جانب سے دی جانے والی اس اجازت نامے کی دھجیاں بکھیرنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ غازی پور میں اسلام پسندوں کا کہنا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر مانتے ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اس عقیدہ کو نا صرف مانتے ہیں بلکہ اس عقیدے کے خلاف کام کرنے والوں کا محاسبہ کررہے ہیں۔ دوسری جانب مقامی انتظامیہ کا احمدیہ جماعت کی جانب سے غازی پور میں منعقد کئے جانے والے اجتماع کے حوالے سے کہنا تھا کہ وہ تمام صورت حال پر کنٹرول کرنے کی نیت سے نگاہ رکھے ہوئے ہے اور کسی کو بھی غازی پور کا امن خراب کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہزاروں مسلمانوں نے

قادیانیت نواز عوامی لیگ حکومت کے خلاف بھی مظاہرہ کیا اور حکومت کو وارننگ دی کہ قادیانیوں کی سرپرستی نہ کرے ورنہ اس حکومت کے خلاف تمام مسلمان احتجاجی تحریک چلائیں گے۔ مسلمانوں کا استدلال ہے کہ یہاں بنگلہ دیش میں احمدیہ کمیونٹی کے نام پر قادیانیت کا پرچار کرنے والے اداروں کی جانب سے لندن میں بیٹھ کر بنگلہ دیش کے بھولے بھالے مسلمانوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید بنایا جارہا ہے اور باوجود اس کے کہ مرزا قادیانی نے آخری نبی اور پیغمبر ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا، قادیانی جماعت اس کو مصلح اور عالم دین کے طور پر پیش کرکے عام مسلمانوں کو قادیانی بنارہی ہے اور اس ضمن میں مقامی مسلمانوں اور علمائے کرام کا کہنا ہے کہ قادیانی جماعت، بھولے اور غریب بنگالی مسلمانوں کو ہدف بنا کر ان میں مال و دولت تقسیم کرکے اور ان کو نوجوان لڑکیوں کے ساتھ کھلا میل جول فراہم کرکے، دین اسلام، جہاد بالسیف اور ختم نبوت کے عقیدے سے برگشتہ کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہے۔

قادیانی جماعت کے کنونشن کی آرگنائزنگ کمیٹی کے رکن مبشر مرزا قادیانی کا بنگلہ دیشی اخبار ڈیلی اسٹار سے بات چیت میں کہنا تھا کہ بنگلہ دیش آنے والے ہزاروں افراد کو مایوسی اور دکھ کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ مدرسہ کے طلبا اور ملاؤں نے ہمیں یہاں جمع ہونے سے منع کردیا ہے اور ڈنڈوں سے ہماری پٹائی بھی کی ہے، کنونشن کی آرگنائزنگ کمیٹی کے رکن مبشر مرزا قادیانی کا کہنا تھا کہ یہ سب عوامی لیگ جیسی سیکولر جماعت کے دور میں کیا جارہا ہے جو افسوسناک امر ہے، مبشر مرزا کا کہنا تھا کہ انہوں نے حکام کی جانب سے اجتماع کی منسوخی کے احکامات کو مان لیا ہے اور اس بات کی شکایت لندن کردی ہے، غازی پور کے ضلع ایس پی میزان الرحمٰن کا کہنا تھا کہ قادیانیوں کو حکام کی جانب سے اجتماع کا اجازت نامہ موصول ہوا تھا لیکن مقامی مدارس کے حکام اور مساجد کے علماء کرام نے ہمیں اور سرکار کو میمورنڈم سے اس اجتماع پر پابندی کا مطالبہ کیا جس پر ہم نے اس اجتماع کو منسوخ کرکے یہاں کرفیو کا نفاذ کردیا ہے اور اجتماع نہیں ہورہا ہے۔ غازی پور کے ضلع ایس پی میزان الرحمٰن کا کہنا تھا کہ قادیانیوں کے اجتماع کے خلاف میمورنڈم دینے والے عام افراد یا مدارس کے طلبا نہیں ہیں بلکہ وہ ضلع غازی پور کے نامور علمائے دین اور روحانی شخصیات ہیں، جن میں مولانا مصطفیٰ، مولانا شرف الدین اور مفتی عطاء الرحمٰن جیسے عالم فاضل لوگ شامل ہیں جن کا ایک زمانہ احترام کرتا ہے، غازی پور کے دیگر ضلعی پولیس افسران کا بھی کہنا ہے کہ واقعہ اس لئے بہت زیادہ حساس اور اہمیت کا حامل ہے کہ قادیانیوں کی جانب سے اپنا سالانہ عالمی اجتماع ماہ ربیع الاول جیسے محترم اور مسلمانوں کے لئے محبوب مہینے میں منعقد کیا جارہا تھا، جس میں پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے اور اسی ماہ میں دنیا سے آپؐ نے پردہ فرمایا۔ پولیس افسران کا کہنا تھا کہ ختم نبوت کا عقیدہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان نزاع کا باعث ہے اور اسی لئے قادیانیوں کو پاکستان، سعودی عرب، افغانستان، ملائیشیا، انڈونیشیا، عرب امارات اور افریقی ممالک میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود امریکی مغربی، بھارتی اور بالخصوص یہودی حکومتوں اور ان کی پروردہ تنظیموں کی جانب سے قادیانیوں کا ہمیشہ سے رونا رویا جارہا ہے اور حال ہی میں سال ۲۰۱۰ء کے اختتام پر امریکن جیوش کانگریس کی جانب سے دنیا بھر میں قادیانیوں کے خلاف ’’مسلمانوں کے جرائم‘‘ پر ایک مفصل رپورٹ شائع کی گئی ہے جس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قادیانیوں کو امریکا، برطانیہ، بھارت اور اسرائیل میں کیسا پروٹوکول ملتا ہے اور یہ سارے ممالک اور ان کی سرکاری وغیر سرکاری تنظیمیں کس طرح قادیانیوں کی سرپرستی کرکے مسلمانوں میں سے جذبۂ جہاد، عقیدۂ ختم نبوت اور اسلامی تشخص ختم کرنے کی کوششوں میں مشغول ہیں۔ ادھر انڈونیشی اخبار جکارتہ پوسٹ نے خبر دی ہے کہ برسوں سے قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان جاری مناقشت اور سرد جنگ اس وقت آگ کے گولے میں تبدیل ہوگئی جب صوبہ بینٹن میں قائم ایک خفیہ قادیانی مرکز میں مسلمان نوجوانوں کو بہلا پھسلا کر قادیانی بنانے کی اطلاع پر درجنوں مسلمان نوجوان اس گھر تک پہنچ گئے اور یہاں موجود ہیں افراد سے سوالات و جوابات کئے، اخبار کا کہنا ہے کہ اسی دوران پیدا ہونے والے تنازعے کے بعد دونوں گروہوں میں زبردست تصادم ہوگیا اور مسلمان نوجوانوں سے ہونے والے اس تصادم میں تین قادیانی افراد جو مبلغ بتائے جاتے ہیں، شدید زخمی ہوگئے اور ہسپتال پہنچائے جانے کے بعد زخموں کی تاب نہ لاکر ہلاک ہوگئے، پولیس حکام کا کہنا ہے کہ واقعے میں دونوں اطراف سے درجن بھر افراد زخمی ہوگئے ہیں جن کو ہسپتالوں میں طبی امداد فراہم کی جارہی ہے جب کہ انڈونیشی صدر کی ہدایت پر واقعہ کے ذمہ داروں کا تعین کیا جارہا ہے تاکہ ان کو گرفتار کیا جاسکے۔ قادیانی جماعت کے ترجمان جریدے احمدیہ ٹائمز کا کہنا ہے کہ مسلمان نوجوانوں کے گروہ نے قادیانی گھر پر حملہ کیا، گھر تباہ و مسمار کرڈالا اور تین قادیانیوں کو مارڈالا۔ واضح رہے کہ جولائی ۲۰۱۰ء میں مغربی جاوا کے علاقے ’’کونیگان‘‘ میں بھی قادیانیوں کی ایک عبادت گاہ کے افتتاح کا معاملہ خونی رخ اختیار کرگیا تھا، جب قادیانیوں نے بغیر کسی کو مطلع کئے مغربی جاوا کے علاقے کونیگان میں اپنا تبلیغی مرکز بنادیا تھا اور مقامی مسلمانوں کو بتایا تک نہیں تھا کہ مسجد کے نام پر قادیانی مرکز لندن کی امداد سے بنایا گیا ہے، جس پر مقامی مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا تھا۔ (روزنامہ امت کراچی ۹ فروری ۲۰۱۱ء)

شاعرِ رسول سے مدحتِ رسول ﷺ سیکھیے!

مولانا محمد وصی فصیح بٹ

دوسری قسط

ایک اور قصیدہ میں آپ ﷺ کی دعوتی لگن کو نمایاں کرتے ہیں:

ثوی فی قریش بضع عشرۃ حجۃ
یذکر لو یلقی صدیقا مواتیا
ویعرض فی اھل المواسم نفسہ
فلم یر من یؤوی ولم یر داعیا

(دیوان حضرت حسان بن ثابتؓ ص:۷۷)

ترجمہ:...... ''حضور ﷺ قریش کے درمیان دس سال سے زائد عرصہ اس کیفیت میں رہے کہ جو بھی دوست یا ہمدرد ملتا اسے دعوت دیتے، آپ ﷺ حج کے ایام میں مختلف قبائل کے پاس جاتے اور ان سے اسلام کی حمایت کی بات کرتے، لیکن وہاں انہیں کوئی پناہ دینے والا یا ان کی دعوت کو آگے پہنچانے والا نہ ملا''۔

۳......شوقِ جہاد:

حضرت حسانؓ نے اپنے نعتیہ کلام میں آنحضرت ﷺ کے زمانے میں لڑی گئی جنگوں کے بڑے ایمان افروز نقشے کھینچے ہیں، اس طرح انہوں نے اپنے عہد کی نئی نسل میں شوقِ جہاد اجاگر کرنے اور وصفِ شجاعت پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

آج کے اسلامی شعراء بھی مغربی پروپیگنڈہ سے متاثر نئی نسل کے ذہنوں سے تصورِ جہاد سے متعلق شبہات ختم کر سکتے ہیں اور عرصے سے سوئی ہوئی امت میں بیداری کی تڑپ جگا سکتے ہیں۔

حضرت حسانؓ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے رفقاء کی جرأت وشجاعت اور بنو قریظہ کی ہزیمت کی یوں یاد دلاتے ہیں:

غداہ اتاھم یھوی الیھم
رسول اللّٰہ کالقمر المنیر
لہ خیل مجنبۃ تعادی
بفرسان علیھا کالصقور
ترکناھم وما ظفروا بشی
دماء ھم علیھم کالعبیر
فھم صرعی تحوم الطیر فیھم
کذاک یدان ذو الفند الفخور

(دیوان حضرت حسان بن ثابتؓ ص:۱۹۰)

ترجمہ:...... ''روشن چاند کی طرح چمکتے ہوئے چہرے والے حضرت محمد ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان پر چڑھائی کی، آپ ﷺ نے عقاب کی طرح ان پر حملہ کیا اور صحابہ تیز رفتار گھوڑوں کو دوڑا رہے تھے، ہم نے بنو قریظہ کو اس عبرت ناک حالت میں چھوڑا کہ ان کا خون زعفران کی طرح پھیلا ہوا تھا اور انہوں نے ذرہ بھر بھی کامیابی نہیں پائی، ہر سو ان کی لاشیں بکھری تھیں جنہیں پرندے نوچ رہے تھے، ہر متکبر اور سرکش کی یہی سزا ہے''۔

شہداء بدر کی یاد میں کہی گئی اس دلسوز نظم میں حضرت حسانؓ میدانِ جہاد کی خوفناک فضا میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبۂ وفا کی تصویر کشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تذکرت عصراً قد مضی فتھافتت
بنات الحشا وانھل منی المدامع
صبابۃ وجد ذکرتنی احبۃ
وقتلی مضوا فیھم نفیع ورافع
وفوا یوم بدر للرسول وفوقھم
ظلال المنایا والسیوف اللوامع

(دیوان حضرت حسان بن ثابتؓ ص:۱۹۷)

ترجمہ:...... ''مجھے ماضی یاد آیا تو میرا دل غمگین اور آنکھیں اشک بار ہوگئیں، یہ

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون:2545573

بے چینی میرے ان دوستوں کی یاد میں ہے جو (غزوۂ بدر میں) شہید ہوگئے، جن میں (میرے قریبی ساتھی) نفیع اور رافع بھی تھے، جب ان پر موت کے سائے منڈلا رہے تھے اور چمکتی تلواریں ٹوٹ رہی تھیں، انہوں نے اس وقت بھی رسول کریم ﷺ سے بھرپور وفاداری کی"۔

۴.....اطاعت حبیب ﷺ کی ترغیب:

اس میں کوئی شک نہیں کہ عشق اور اطاعت لازم وملزوم ہیں کہ مرضی جاناں کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہی حقیقی محبت ہے۔ قرآن کریم کا انداز تربیت بھی یہی ہے۔ متعدد صحابہ کرامؓ نے عشق رسول میں سرشار ہوکر بارہا یہ سوال کیا کہ حضور! جنت میں آپ کا دیدار کیسے ہوگا؟ آپ کی زیارت سے ہم آنکھوں کو ٹھنڈا کیسے کر سکیں گے؟ کہ جنت میں آپ کے اور ہمارے درجات میں اتنا فرق ہوگا کہ: "وہ کہاں! میں کہاں" تو رب کریم نے یہ آیت نازل فرمائی:

"ومن یطع اللہ والرسول
فاولئک مع الذین انعم اللہ علیهم
من النبیین والصدیقین والشهداء
والصالحین وحسن اولئک
رفیقاً" (النساء:۶۹،تفسیر ابن کثیر:۸۹/۳)

ترجمہ:..... "اور جو لوگ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کریں تو ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور وہ کتنے اچھے ساتھی ہیں"۔

ان آیات میں یہ سمجھایا گیا کہ جنت میں حضور ﷺ سے ملاقات کا شرف صرف اطاعت گزاروں کو ملے گا۔ اس لئے ایک سچے عاشق کے لئے ضروری ہے کہ ہر موڑ میں آپ ﷺ کی اتباع کو اپنا وظیفہ بنائے۔

اس اسلامی مزاج کے برعکس آج کی نعتیہ شاعری میں اتباع رسول کی تلقین عموماً نظر نہیں آتی، حالانکہ عہد حاضر کا ثناء خواں عوام کے دلوں میں موجزن حب رسول کا مقدس دریا اطاعت رسول کی طرف موڑ کر مغرب کی اندھی تقلید کے مہلک اثرات سے ملک وقوم کو بچا سکتا ہے۔

حضرت حسانؓ اس رخ سے بھی لاجواب اشعار کہہ گئے:

مثل الهلال مبارکا ذا رحمة
سمح الخليقة طيب الأعواد
واللہ ربی لانفارق امرہ
ماکان عیش یرتجی لمعاد
(دیوان حضرت حسان بن ثابت ص:۱۵۵)

ترجمہ:..... "نبی کریم ﷺ تو چاند کی طرح خوبصورت ہیں، بابرکت ہیں اور رحمت والے ہیں، بہترین عادات کے حامل اور عمدہ خوشبو والے ہیں، خدا کی قسم! جب تک میری جان میں جان ہے، میں آپ کے کسی ایک حکم (اور سنت) کی مخالفت نہیں کروں گا"۔

آپؓ نبی کریم ﷺ کی پیروی کی تلقین ان اشعار میں بھی کرتے ہیں:

یابکر آمنة المبارک بکرها
ولدته محصنة بسعد الأسعد
نوراً اضاء علی البریة کلها
من یهد للنور المبارک یهتدی
(دیوان حضرت حسان بن ثابت ص:۱۵۴)

ترجمہ:..... "اے آمنہ کے مبارک بیٹے! جسے انہوں نے انتہائی پاکیزگی اور عفت کے ساتھ جنم دیا۔ آپ دنیا کے لئے برکت کا جہاں ثابت ہوئے، آپ ایسا نور تھے جو ساری مخلوق پر چھا گیا اور جسے اس مبارک نور کی پیروی نصیب ہوئی وہ ہدایت یافتہ ہوگیا"۔

خلاصۂ کلام:

گزشتہ تین چار دہائیوں سے اردو شعراء کی کثیر تعداد نعت گوئی کی طرف بڑے والہانہ انداز سے متوجہ ہوئی ہے حتی کہ بڑے بڑے نام ور ترقی پسند اور لینن اور اسٹالن کی تعریف میں رطب اللسان رہنے والے نظم گو شعراء بھی نعت کہتے نظر آتے ہیں۔ بلاشبہ یہ بڑی مثبت اور خوش آئند تبدیلی ہے، لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ نعت گوئی کے اس مقدس فریضے کی ادائیگی میں شرعی حدود کی بھرپور رعایت کی جائے۔

اردو نعت کے اس روز افزوں ذخیرے میں بعض بے اعتدالیاں پائی جاتی ہیں جن میں سے اکثر کی نشان دہی اس مضمون میں کی گئی ہے، ان بے احتیاطیوں سے بچاؤ کا سب سے مناسب راستہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے نعتیہ اشعار کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے اور اس سے مزاج اسلامی کشید کرکے اردو شاعری کے قالب میں ڈھالا جائے۔ ☆☆☆

خصوصی رعایتی پیکج

جناب محمد اقبال قریشی صاحب کی کتابوں کا سیٹ

تہذیب الاخلاق کامل 150 روپے — معارف اشرفیہ علوم الہامی 165 روپے
قمری مہینوں کے فضائل واحکام 135 روپے — سبق آموز، مزاحیہ حکایات 60 روپے
محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم 60 روپے

صرف 400 روپے پیشگی منی آرڈر کرنے کی صورت میں بذریعہ رجسٹرڈ پارسل کتب ارسال کردی جائیں گی

ادارہ تالیفات اشرفیہ جامع مسجد تھانے والی ہارون آباد، ضلع بہاولنگر

گستاخ رسول کی سزا اور مسلمانوں کی ذمہ داری

حافظ عبدالقدوس قارن

اسلام اپنی حقانیت، اعلیٰ اقدار اور فطرت انسانی کے مطابق ہونے کی بدولت جس قدر تیزی سے دنیا میں پھیل رہا ہے، اسی قدر مخالف قوتیں اس کا راستہ روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں اور ''الکفر ملة واحدة'' کفر ایک ہی جماعت ہے کے فرمان نبوی کے تحت تمام باطل ادیان اس میں شریک ہیں، مگر سب سے بھونڈا انداز اس میں یہود و نصاریٰ اور ان کی آلۂ کار جماعتوں کا ہے۔

تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بچپن میں اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ تجارتی قافلہ کے ہمراہ شام جارہے تھے تو بحیرہ نامی راہب نے اس قافلہ میں خرق عادت کے طور پر پیش آنے والے کچھ حالات معلوم کرکے قافلہ والوں سے ملاقات کی اور اپنی کتاب میں بیان کردہ نبی آخرالزمان کی علامات حضور علیہ السلام میں دیکھ کر آپ کے چچا سے کہا کہ اس بچے کو شام لے کر نہ جائیں بلکہ یہاں سے ہی مکہ واپس بھیج دیں، ایسا نہ ہو کہ یہود و نصاریٰ ان کو تکلیف پہنچادیں، حالانکہ اس وقت آپ کی عمر مبارک آٹھ سال تھی، اسی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپؐ کی بعثت سے پہلے ہی یہود و نصاریٰ کے دل آپؐ کے بارہ میں بغض و عناد سے بھرے ہوئے تھے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو یہود و نصاریٰ نے آپ کو پریشان کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا، کبھی خود سامنے آتے اور کبھی مشرکین کو اپنا آلۂ کار بنا کر پریشانی کا سامان مہیا کرتے، آپ کو زہر دے کر شہید کرنے کی سازش کی گئی۔ (بخاری، ج:۲،ص:۶۱۰)

آپ کی محفل میں آکر السلام علیکم کہنے کی بجائے بددعائیہ انداز میں السام علیکم کہتے، جس کا معنی ہے کہ تم پر موت آئے۔ (بخاری، ج:۲،ص:۸۵۰)

مسلمان جو آپ کی بات کسی وقت نہ سمجھ سکتے تو کہتے ''راعنا'' کہ حضور ہماری رعایت فرمادیں مگر یہود اپنی اصطلاح کے مطابق آکر آپ کو راعنا کہتے جو ان کی اصطلاح میں ایک گالی تھی، وہ یہ کلمہ بول کر آپس میں ہنستے اور مذاق اڑاتے، ایک مرتبہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہود سے یہ کلمہ سنا اور وہ ان کی اصطلاح کو جانتے تھے تو فرمانے لگے:

''علیکم لعنة اللّٰہ لئن سمعتھا من رجل منکم یقولھا للنبی ﷺ لاضربن عنقہ۔''
(تفسیر قرطبی، ج:۲،ص:۵۷)

ترجمہ: ''تم پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں نے تم میں سے کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں یہ کلمہ کہتے ہوئے سن لیا تو میں ضرور اس کی گردن اڑادوں گا۔''

امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو جن نعمتوں سے نوازا ہے، ان تمام نعمتوں میں دو نعمتیں سب سے عظیم ہیں، ایک قرآن کریم اور دوسری حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اور یہی ہر مسلمان کا عقیدہ ہے اور مسلمان ان دونوں نعمتوں کی قدر نہ صرف اپنے ایمان کا حصہ اور اپنی زندگی کا اصل سرمایہ سمجھتے رہے اور سمجھتے ہیں بلکہ ان کے بارہ میں مسلمانوں کے جذبات ہمیشہ انتہائی حساس رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ ابھی مسلمان نہیں ہوتے تھے، اس دور میں انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے حضور علیہ السلام کی شان میں کوئی نازیبا کلمات کہہ دیئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے منہ پر اتنے زور سے تھپڑ مارا کہ وہ بے ہوش ہونے کے قریب ہوگئے۔ (تفسیر قرطبی، ج:۱۷،ص:۳۰۷)

ایک یہودی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا دعویٰ کیا تو پاس بیٹھے مسلمان نے اس کو زوردار تھپڑ مارا۔ (بخاری، ج:۲،ص:۲۶۸)

ایک نابینا صحابی نے یہودیہ عورت کو جو اس کے بچوں کی ماں بھی تھی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے قتل کردیا تھا اور حضور علیہ السلام نے اس عورت کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا (ابوداؤد، ج:۲،ص:۶۰۰، نسائی، ج:۲، ص:۱۵۳) اس طرح کے بہت سے واقعات احادیث اور تاریخ کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہود و نصاریٰ نے ان دونوں عظیم نعمتوں کی شان میں گستاخیاں کرکے ہمیشہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی ہے۔ مصر کے ایک بہت بڑے عالم

امیر شکیب ارسلان المتوفی ۱۹۴۶ء لکھتے ہیں کہ :

''یورپ اور امریکا کے عیسائیوں نے قرآن کریم اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تقریباً چھ لاکھ کتابیں شائع کی ہیں۔''

(بحوالہ معالم العرفان فی دروس القرآن، ج:۳، ص:۵۷۷)

برصغیر میں غازی علم الدین شہید کا واقعہ بہت مشہور ہے کہ جب ہندو راجپال نے حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی پر مشتمل کتاب لکھی تو غازی علم الدین نے ایمانی غیرت و جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کو قتل کردیا، غازی علم الدین کا عدالتی مقدمہ مسٹر محمد علی جناح صاحب نے لڑا جو بعد میں بانی پاکستان اور قائداعظم کے القابات سے نوازے گئے۔

مسٹر جناح نے اپنی پوری استطاعت و صلاحیت گستاخ رسول کے خلاف اور غازی علم الدین کی حمایت میں صرف کی، یہ الگ بات ہے کہ غازی علم الدین کے مقدر میں شہادت تھی، اس لئے تمام تر کوششوں کے باوجود وہ اعزاز و اکرام کے ساتھ پھانسی کے پھندے پر جھول گئے، مگر مسٹر جناح صاحب کا اس کی جانب سے مقدمہ لڑنے کا کارنامہ ہمیشہ تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف سے لکھا جاتا رہے گا، حال ہی میں ایک عیسائی خاتون آسیہ مسیح نے برسرعام حضور علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی کی جس کا مقدمہ چلا تو سیشن کورٹ نے جرم ثابت ہونے پر اس کو قانون کے مطابق سزائے موت سنائی، قانون کے مطابق سزا پر عمل درآمد کرنے کی بجائے کچھ حکومتی اہلکاروں اور بے دین تنظیموں نے نہ صرف اس کی سزا رکوانے کی کوشش کی بلکہ سرے سے گستاخ رسول کی سزا سے متعلق قانون کو تبدیل کروانے کی اسکیمیں بنانی شروع کردیں، جس سے ملکی فضا انتہائی خراب ہوگئی، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ سرکاری عمارات اور حکومتی دفاتر میں مسٹر جناح صاحب کی تصویر کے نیچے بیٹھنے والے اور جناح صاحب کی جماعت کے وارث ہونے کا دعویٰ کرنے والے تمام مسلم لیگی اپنی تمام تر صلاحیتیں گستاخ رسول کے خلاف صرف کر کے مسٹر جناح صاحب کی تقلید کرتے اور قانون کی حفاظت اور اس کے مطابق عمل کا حلف اٹھانے والے قانون کا ساتھ دیتے مگر بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے والے مفاد پرستوں نے اپنا وزن گستاخ رسول کی حمایت میں ڈال دیا اور ان کی اسی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، امریکی و برطانوی حکمرانوں اور پاپائے روم کو تحفظ ناموس رسالتؐ قانون کو تبدیل کرانے کے لئے پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی جرأت ہوئی۔

مذہبی جماعتیں بھی اپنے طور پر کام کررہی ہیں مگر مخالف لابیاں اخبارات رسائل اور الیکٹرونک میڈیا میں عوام الناس کے اذہان کو تشویش میں ڈالنے کے لئے زہر آلود پروپیگنڈا میں مصروف ہیں اور کچھ متفکرین عجیب قسم کی الجھنیں ڈال کر اس متفقہ مسئلہ کو اختلافی ثابت کرکے اس کی اہمیت گھٹانے کی ناکام کوشش میں ہیں، اس طبقہ کی جانب سے کچھ اعتراضات سامنے آئے، جن کی حقیقت واضح کرنا ضروری سمجھا گیا۔

پہلا اعتراض:

قرآن کریم میں مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ تمہیں اہل کتاب اور مشرکین کی طرف سے بہت سی اذیت ناک باتیں سننا پڑیں گی:

''وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور''

(آل عمران:۱۸۶)

ترجمہ: ''اگر تم صبر کروگے اور تقویٰ کی راہ اختیار کروگے تو بے شک یہ مقصودی کاموں میں سے ہے۔''

قرآن کریم نے صبر کا حکم دیا ہے، اس لئے یہ جلسے کرنے والے اور جلوس نکالنے والے اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

شائقین علوم دینیہ کے لئے عظیم خوشخبری

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید

فقیہ العصر، محدث اعظم، شیخ القرآن والحدیث

حضرت مولانا **سرفراز خان صفدر** رحمہ اللہ

کی پچپن سالہ درس قرآن کا نچوڑ و خلاصہ بنام تفسیر

ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن

گیارہ جلدوں میں: سورۃ الفاتحہ تا سورۃ بنی اسرائیل — منظر عام پر آچکی ہے

اسلوب و طرز: امام الموحدین حضرت مولانا حسین علیؒ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

رابطہ کے لئے: حافظ محمد ابوبکر صدیق نعمانی سیل: 0321-2895270

جامعہ مصباح العلوم محمودیہ، جامع مسجد مریم عیدگاہ چوک، منظور کالونی کراچی

الجواب:

قرآن کریم میں مسلمانوں کو صبر کی تلقین کی گئی ہے بے غیرتی کی نہیں، ناموس رسالت اور قرآن کریم کے خلاف دیکھ اور سن کر کسی رد عمل کا مظاہرہ نہ کرنا انتہائی بے غیرتی ہے اس کو صبر نہیں کہتے، بیماری میں صبر کی تلقین ہے، مگر بیماری کا علاج کرنا صبر کے منافی نہیں ہے، مصائب میں صبر کی تلقین ہے مگر مصائب کو دور کرنے کے اسباب اختیار کرنا صبر کے منافی نہیں ہے، اسی طرح مخالفین اسلام کی اذیت ناک باتوں پر رد عمل ظاہر کرنا بھی صبر کے منافی نہیں ہے، ہاں ایسے اشتعال کی اجازت نہیں جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی بلکہ ایسی صورت میں رد عمل ظاہر نہ کرنا جرم ہے، قرآن کریم میں ہے: ''ان نعف عن طائفة منکم'' (التوبہ:۶۶) ترجمہ: ''اگر ہم ان میں سے ایک گروہ کو معاف کردیں گے۔''

علامہ قرطبی لکھتے ہیں کہ اس کی تفسیر میں یہ قول بھی نقل کیا گیا ہے کہ کچھ منافقین نے گستاخانہ بات کی اور ایک مسلمان نے: ''سمع المنافقین فضحک لهم ولم ینکر علیهم'' (تفسیر قرطبی، ج:۸، ص:۱۹۹) ''منافقوں کی بات سنی اور ان کی تردید کی بجائے ان کی بات پر ہنس پڑا'' تو اس کے بارہ میں کہا گیا: ''قد کفرتم بعد ایمانکم'' کہ تم نے ایمان کے بعد کفر کیا، جب تک اس نے سچے دل سے معافی نہ مانگی اس وقت تک وہ اسی حکم میں رہا، توبہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرمایا۔

قرآن کریم پر اصل عمل حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ہی کرکے دکھایا، وہ اس جیسی آیت پڑھنے پڑھانے کے باوجود گستاخ رسول کو قتل کردینے کا نظریہ اور عقیدہ رکھتے تھے، علامہ ابن الہمام نے لکھا ہے کہ امام ابو یوسف نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ان کے سامنے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے ایک عیسائی راہب (پادری) کو سنا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے رہا تھا تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: ''لو سمعته لقتلته انا لم نعطهم العهود علی هذا'' (فتح القدیر، ج:۵، ص:۳۰۳) اگر میں سن لیتا تو ضرور اس کو قتل کردیا، ہم نے اس پر ان کے ساتھ معاہدہ نہیں کیا۔

دوسرا اعتراض:

کئی واقعات میں ملتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنی شان میں گستاخی کرنے والے کو سزا نہیں دی۔

الجواب:

کئی گستاخوں کو حضور علیہ السلام نے قتل کروایا، کعب بن الاشرف کے قتل کی وجہ تھی: ''فانه قد اذی الله ورسوله'' (بخاری، ج:۲، ص:۵۷۶) کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی، ابورافع کے قتل کی وجہ تھی: ''کان ابو رافع یوذی رسول الله صلی الله علیه وسلم۔'' (بخاری، ج:۲، ص:۵۷۷) کہ ابورافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتا تھا، پھر جن صحابہ کرامؓ نے حضور علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو قتل کیا تو آپ نے اس کی تحسین فرمائی اور مقتولوں کے خون رائگاں قرار دیے، اس بارہ میں یہ بھی ملحوظ رہے کہ ایسی حالت میں حضور علیہ السلام کو اپنی شان میں گستاخی کرنے والے سے درگزر کرنے کا اختیار تھا، اسی لئے آپ اپنی ذات کی خاطر کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے اور یہ حضور علیہ السلام کی ذات اقدس کے ساتھ خاص تھا، امت کے لئے حکم الگ ہے، جس کی تعلیم حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دی ہے۔

جس روایت میں یہ آتا ہے کہ آپؐ اپنی ذات کی خاطر بدلہ نہیں لیتے تھے، اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''الا ان تنتهک حرمة الله فینتقم الله بها۔'' (بخاری، ج:۲، ص:۱۰۰۴)... مگر جب اللہ تعالیٰ کی حرمت والی چیزوں کی بے حرمتی کی جاتی تو آپ اللہ کے لئے بدلہ لیتے تھے اور امت کے لئے حضور علیہ السلام کی ذات گرامی سب سے زیادہ حرمت والی ذات ہے، اس لئے ان کی بے حرمتی پر غضبناک ہونا ایمان کا حصہ ہے، امتی اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کو برداشت ہی نہیں کرسکتا، اسی لئے علامہ شامی گستاخ رسول کی سزا کی بحث میں لکھتے ہیں: ''فنفس المومن لا تشفیٰ من هذا الساب اللعین۔'' (رسائل ابن عابدین، ج:۱، ص:۳۴۸) ''اس گالی دینے والے ملعون کو ٹھکانے لگائے بغیر مومن آدمی کا نفس آرام ہی نہیں پاتا۔''

(جاری ہے)

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1890
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

انبیاء ورسل علیہم السلام کے چند اوصافِ عالیہ

مولانا عبدالقیوم غلام فرید

آخری قسط

اعلیٰ حسب ونسب:

نبی کا ایک امتیازی وصف یہ بھی ہے کہ اس کا حسب ونسب سب سے اعلیٰ ہو۔

آپ کا حسب ونسب سب سے اعلیٰ تھا، بخاری کی روایت ہے کہ:

''شاہ ہرقل نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کے بارے میں سوال کیا کہ: کیف نسبہ فیکم؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب و نسب کیسا ہے؟ ابوسفیان (جو اس وقت اسلام نہیں لائے تھے) نے جواب دیا کہ: ''ھو فی حسب لا یفضل علیہ غیرہ'' (ان کا حسب ونسب ہم سب سے اعلیٰ و ارفع ہے) اس وقت شاہ روم نے کہا: ''کذلک الرسل تبعث فی احساب قومھا'' (یعنی ہر نبی کا حسب ونسب ساری قوم میں اعلیٰ وارفع ہوتا ہے)۔'' (بخاری، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ج۱ص۴، قدیمی)

مرزا صاحب میں یہ وصف بھی مفقود ہے، وہ مغل اور پٹھان تھے۔ (کتب البریہ حاشیہ ص۱۳۶)

ان کا خاندان انگریز کا ٹوڈی خاندان تھا، چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے:

''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس (انگریز) گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے، میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں وفادار اور خیر خواہ آدمی تھے، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب نے رئیسان پنجاب میں کیا ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریز کو مدد دی تھی۔'' (کتاب البریہ ص۴، روحانی خزائن ج۱۳ص۴)

مرد ہونا:

نبی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مرد ہو، عورت کبھی نبیہ نہیں بن سکتی، کیونکہ نبی کے لئے کمال عقل ضروری ہے اور عورت ناقص العقل ہوتی ہے، لہٰذا عورت کا نبی بننا محال ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

''وما ارسلنا من قبلک الا رجالاً نوحی الیھم'' (النحل:۴۳)

ترجمہ: ''ہم نے آپ سے قبل صرف آدمی ہی رسول بنا کر معجزات اور کتابیں دے کر بھیجے ہیں۔''

جبکہ مرزا قادیانی میں شومیٔ قسمت سے یہ وصف بھی مفقود ہے کیونکہ ان کا ایک دعویٰ مریم ہونے اور حاملہ ہونے کا بھی تھا۔

(کشتی نوح ص:۴۷، روحانی خزائن:۱۹/۵۰)

ظاہر ہے کہ مریم اور حاملہ ہونے کا دعویٰ کوئی مرد نہیں کرسکتا، کوئی عورت ہی ایسا دعویٰ کرسکتی ہے اور عورت نبیہ نہیں ہوسکتی۔

مرزا قادیانی نے ایک موقع پر اپنی یہ حالت ظاہر کی:

''کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے کے لئے اشارہ کافی ہے۔'' (اسلامی قربانی، ٹریکٹ نمبر ۳۴ ص:۱۲)

ممکن ہے کہ شیطان نے ایک بار رعب اور نورانی شکل میں ظاہر ہوکر مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ ''رجولیت کا اظہار'' کیا ہو اور مرزا نے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کردیا، اس دھرتی میں حق تعالیٰ پر ایسا گھٹیا کفریہ الزام کسی نے نہ لگایا ہوگا۔

اخلاق کاملہ:

نبوت کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ نبی اخلاق حسنہ کے اعلیٰ معیار پر ہوتا ہے، چنانچہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ تحمل و بردباری، عفو وکرم، صبر واستقامت، قناعت وتوکل، امانت ودیانت، نرمی وشفقت، رحم وترحم، سخاوت اور ایثار کے واقعات سے کتب سیرت کے اوراق اٹے پڑے ہیں، آپ کے اخلاق کی شہادت تو خود حق جل مجدہ نے قرآن کریم میں دی ہے۔ وکفیٰ باللّٰہ شھیداً۔

''انک لعلیٰ خلق عظیم۔'' (القلم:۴)

ترجمہ: ''بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق حسنہ کے اعلیٰ معیار پر ہیں۔''

اس حقیقت کا اعتراف غیروں نے بھی کیا ہے۔ والفضل ماشھدت بہ الاعداء۔

چنانچہ پروفیسر سیڈیو لکھتا ہے:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملنسار، اکثر خاموش رہنے والے، بکثرت ذکر خدا کرنے والے، لغویات سے دور، بیہودہ پن سے نفور، بہترین رائے بہترین عقل والے تھے، انصاف کے معاملے میں قریب وبعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

برابر ہوتا تھا، مساکین سے محبت فرمایا کرتے تھے، غرباء میں رہ کر خوش ہوتے، کسی فقیر کو اس کی تنگدستی کی وجہ سے حقیر نہ سمجھا کرتے اور کسی بادشاہ کو بادشاہی کی وجہ سے بڑا نہ جانتے، اپنے پاس بیٹھنے والوں کی تالیفِ قلوب فرماتے، جاہلوں کی حرکات پر صبر فرمایا کرتے، کسی شخص سے خود علیحدہ نہ ہوتے جب تک کہ وہی نہ چلا جائے، صحابہ کرامؓ سے کمال محبت فرمایا کرتے، سفید زمین پر (بلا کسی مسند و فرش کے) نشست فرمایا کرتے، اپنے جوتے خود گانٹھ لیتے، اپنے کپڑے کو خود پیوند لگا لیتے تھے۔“

(خلاصہ تاریخ ایوب، ص:۴۳)

مرزا قادیانی اس وصف سے بھی عاری ہیں، وہ انتہائی بدتہذیب، بداخلاق، حریص و کنجوس اور متکبر و متعنت تھے، اور بات بات میں گالی دینے کے عادی تھے، الف سے لیکر ی تک سب گالیاں اپنے مخالفین کو اپنے مریدین کے سامنے بک چکے ہیں، بطور نمونہ چند کا ذکر کیا جاتا ہے، تفصیل کیلئے احتساب قادیانیت ۲/۱۱۱ ملاحظہ فرمائیں:

حرام زادہ۔ (انوار الاسلام، ص:۳۰)

خبیث طبع، خنزیر سے زیادہ پلید۔ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ، ص:۲۱،۴۰، روحانی خزائن:۱۱/۳۰۵)

ذلیل۔ (ایام الصلح، ص:۱۹۵)

خوبصورتی و طاقت:

نبی اپنے زمانے کے تمام مردوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”میں نے آپؐ جیسا حسین نہ آپؐ سے پہلے کبھی دیکھا، نہ آپؐ کے بعد۔“

(شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا، میں مسلسل آپ علیہ السلام اور چاند کی طرف دیکھ رہا تھا، آپ کا چہرہ مبارک چاند سے بھی زیادہ خوبصورت تھا۔“ (ایضاً)

انبیاء کرام علیہم السلام کو عام انسانوں کے مقابلہ میں جو جسمانی قوت عطا کی جاتی ہے، اس کے بارے میں خود آپؐ نے فرمایا:

”ایک نبی میں چالیس جنتی مردوں کے برابر طاقت ہوتی ہے۔“

(الخصائص الکبریٰ ۱/۱۴۰، حقانیہ پشاور)

بڑے سے بڑا پہلوان آپؐ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا تھا، عرب کے مشہور پہلوان رکانہ نے اسلام لانے کے لئے اپنے پچھڑ جانے کی شرط لگائی تھی، آپ علیہ السلام نے اس کو تین بار پچھاڑا۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۴۱۷، الخصائص الکبریٰ، ۱/۲۱۵)

اب ذرا مرزا قادیانی کے ”حسن“ پر نظر ڈالئے، چہرہ ایسا تھا کہ جو ایک بار دیکھتا نفرت و کراہیت سے منہ موڑ لیتا، ان کی ایک آنکھ نہ ہونے کے برابر تھی، صورت کانے دجال کے مشابہ تھی، ہماری اس بات کی تائید مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد قادیانی کی تحریر سے ہوتی ہے جو اپنے باپ کا ایک واقعہ یوں بیان کرتا ہے:

”مولوی شیر علی نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہوگئیں۔“ (سیرت المہدی ۲/۷۷)

مرزا کی طاقت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ وہ دائم المریض بہت سی موذی اور مہلک بیماریوں کا مجموعہ تھا، جیسا کہ آگے با حوالہ ذکر آئے گا۔

غیر مصنف:

نبی کتابوں کا مصنف نہیں ہوتا، قرآن کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد ہے:

”وما کنت تتلو من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک۔“ (العنکبوت:۴۸)

ترجمہ: ”آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کتاب سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھے ہوئے تھے اور نہ ہی کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے تھے۔“

جب کہ مرزا قادیانی نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں، اور اس میں ان کے کسی مرید کو بھی اختلاف نہیں، جیسے ایام الصلح، براہین احمدیہ، آئینہ کمالات اسلام، ضمیمہ انجام آتھم۔

اُمّی ہونا:

نبی ”اُمّی“ ہوتا ہے، یعنی اس کا دنیا میں کوئی استاذ نہیں ہوتا بلکہ وہ براہ راست بارگاہ خداوندی سے اکتساب فیض کرتا ہے، چنانچہ تمام انبیاء علیہم السلام ایسے ہی تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو قرآن کریم کا بیان ہے:

”آمنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللہ وکلمتہ۔“

(الاعراف:۱۵۸)

ترجمہ: ”تم سب اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے ایسے نبی امی پر ایمان لاؤ جو خود بھی اللہ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں۔“

اس کے برخلاف مرزا قادیانی کے کئی اساتذہ تھے، ان کے بچپن کی داستان خود انہی کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے:

”بچپن کے زمانے میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا (استاذ کا ادب ملاحظہ

ہو) اور اس کا نام ”فضل الٰہی“ تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر ہوئے، جن کا نام ”فضل احمد“ تھا، پھر اس کے بعد جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا جن کا نام ”گل علی شاہ“ تھا، اور ان آخرالذکر مولوی صاحب کو بھی میرے والد نے قادیان میں میرے پڑھانے کے لئے نوکر رکھا تھا، اور ان آخرالذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔“

(سیرت المہدی، ۱/۶۸، روایت:۸۶)

کثرتِ عبادت:

نبی کے اوصاف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ بکثرت عبادت کرتا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر نوافل پڑھتے تھے کہ پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا تھا، کسی نے عرض کیا کہ جب آپ پر اگلے پچھلے گناہوں کی معافی کی بشارت نازل ہو چکی ہے تو پھر آپ اس قدر مشقت کیوں برداشت فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”افلا اکون عبدا شکورا“ کہ جب اللہ نے مجھ پر اتنا احسان فرمایا ہے تو میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“ (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی عبادۃ رسول اللہ ص:۱۷)

حضرت اسودؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ سے آپ کی رات کی نماز یعنی تہجد اور وتر کے متعلق دریافت کیا کہ آپ کا کیا معمول تھا؟ فرمایا کہ:

”آپ عشاء کی نماز کے بعد رات کے اول حصے میں استراحت فرماتے اور اس کے بعد تہجد پڑھتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی، تب وتر پڑھتے، اس کے بعد اپنے بستر پر تشریف لاتے، اگر رغبت ہوتی تو اپنے اہل کے پاس تشریف لے جاتے، پھر صبح کی اذان کے بعد فوراً اٹھ کر غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کے لئے مسجد تشریف لے جاتے۔“ (ایضاً)

مرزا قادیانی کی ”عبادت“ کے متعلق ان کے صاحبزادے یوں رقم طراز ہیں:

”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ میں نے کبھی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اعتکاف میں بیٹھتے نہیں دیکھا، خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بھی مجھ سے یہی بیان کیا ہے۔“ (سیرت المہدی ۳/۱۱۹، روایت:۶۷۲)

مرزا قادیانی کے ایک اور بیٹے نے اپنے باپ کے متعلق لکھا ہے:

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے حج نہیں کیا، اعتکاف نہیں کیا، زکوٰۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھی .... اور زکوٰۃ اس لئے نہیں دی کہ آپ کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے، البتہ حضرت والدہ صاحبہ زیور پر زکوٰۃ دیتی رہی ہیں اور تسبیح رسمی وظائف وغیرہ کے آپ قائل نہ تھے۔“ (ذکر حبیب ص:۱۷۲)

مرزا کے متعلق ان کے مرید مفتی محمد صادق قادیانی نے لکھا ہے کہ حضرت نے بیٹے کی خاطر نماز جمعہ نہیں پڑھی، لکھتا ہے:

”صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی مرض الموت کے ایام میں ایک جمعہ کے دن حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) حسب معمول کپڑے بدل کر ہاتھ میں عصا لے کر جامع مسجد کو جانے کے لئے تیار ہوئے، جب صاحبزادے کی چارپائی کے پاس سے گزرتے ہوئے ذرا کھڑے ہوئے تو صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کا دامن پکڑ لیا اور اپنی چارپائی پر بٹھا دیا اور اٹھنے نہ دیا، صاحبزادہ صاحب کی خاطر حضور بیٹھے رہے اور جب دیکھا کہ بچہ اٹھنے نہیں دیتا اور نماز جمعہ کے وقت میں دیر ہوتی ہے تو حضور نے کہلا بھیجا کہ جمعہ پڑھ لیں اور حضور کا انتظار نہ کریں۔“

(تریاق القلوب ص:۷۵، روحانی خزائن ۱۵/۲۰۳)

موذی بیماریوں سے حفاظت:

نبی کے امتیازی اوصاف میں سے یہ بھی ہے کہ موذی امراض سے نبیوں کی حفاظت کی جاتی ہے، کوئی نبی ایسا نہیں ہی کہ جس کو موذی بیماری لگی ہو، یہ چیز دعوت وتبلیغ کے منافی ہے کہ ایسے متعدی موذی و خطرناک مرض میں مبتلا انسان کے قریب کون پھٹکے گا، جبکہ مرزا قادیانی موذی بیماریوں میں مبتلا ہوئے، وہ خود اس کا اعتراف کرتے ہیں:

”میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور دو مرض یعنی ذیابیطس اور درد سر مع دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں، جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا، اس لئے میری حالت مردی کالعدم تھی۔“

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳،۴ ص:۴، روحانی خزائن ۱۷/۴۷۱)

ایک اور جگہ ”کثرت بول“ کی بیماری کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔“ (ایضاً)

اور مرزا بشیر احمد قادیانی نے اپنے والد کے متعلق لکھا ہے کہ انہیں ”ہسٹریا“ تھی۔

(سیرت المہدی ۲/۵۵، روایت:۳۶۹)

اور ایک اور جگہ لکھا ہے کہ ”مرزا قادیانی کی زبان میں کسی قدر لکنت بھی تھی۔“ (ایضاً ۲/۴۵)

کیا اس قدر امراض کا مجموعہ ”نبی“ بن سکتا ہے؟ ”چہ نسبت خاک را با عالم پاک“

☆☆............☆☆

کیا ننگے سر رہنا سنت ہے؟

ننگے سر رہنے کی شرعی حیثیت قرآن وحدیث کی روشنی میں

ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی

تیسری قسط

مرسلہ: مولانا محمد نذر عثمانی

آثارِ صحابہ کرامؓ:

(۱) سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے پانچ مرفوع روایات عمامہ کے سلسلہ میں گزر چکی ہیں، جن میں ایک روایت میں برانس (بڑی ٹوپی) کا بھی ذکر ہے اور ان سے ترمذی کی روایت کے تحت ان کا ایک اثر بھی گزر چکا ہے۔ اب ان کا دوسرا اثر بھی ملاحظہ فرمائیں:

(۲) سیدنا عبداللہ بن دینار ؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ جب مکہ مکرمہ کو تشریف لے جاتے تو ایک گدھا بھی اپنے ساتھ رکھتے، جب وہ اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو آسانی اور آرام کے لئے گدھے پر سواری کرتے تھے اور ایک عمامہ جسے وہ سر پر باندھے رکھتے تھے، چنانچہ ایک دن وہ اپنے گدھے پر جا رہے تھے کہ ایک دیہاتی سے ان کی ملاقات ہوگئی۔ عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ تو فلاں کا بیٹا اور فلاں کا پوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! انہوں نے اس اعرابی کو گدھا دے دیا اور فرمایا: اس پر سوار ہو جا اور عمامہ بھی دیا اور فرمایا کہ اسے اپنے سر پر باندھ دے، ان کے بعض ساتھیوں (عبداللہ بن دینار ؒ) نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ نے اپنی آرام دہ سواری گدھا ان کو دے دیا اور عمامہ بھی ان کو دے دیا جسے آپ اپنے سر پر باندھتے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''نیکیوں میں سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مرنے کے بعد ان کے دوستوں سے حُسنِ سلوک کرے اور اس دیہاتی کا باپ عمرؓ کا دوست تھا۔'' (صحیح مسلم، ۶۵۱۵، کتاب البر والصلۃ والادب، باب:۴)

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی اتباع کرنے والے اور ان سے بے پناہ محبت کرنے والے تھے اور اس کا اندازہ احادیث کے مطالعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔

سیدنا عبید بن جریج ؒ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ چار باتیں ایسی ہیں کہ میں آپ کو ہی کرتے دیکھتا ہوں اور آپ کے دوسرے ساتھی ان پر عمل نہیں کرتے۔ ان میں سے ایک چیز انہوں نے یہ ذکر کی کہ آپ ''النعال السبتیۃ'' (بغیر بالوں والے جوتے) ہی پہنتے ہیں۔ سیدنا عبداللہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بغیر بالوں والے جوتے ہی پہنتے تھے اور ان کو پہنے پہنے آپ وضو بھی فرماتے، اس لئے میں بھی ان کا پہننا پسند کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب:۳۷، النعال السبتیۃ وغیرہا (۵۸۵۱)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر کس قدر پیار کیا کرتے تھے اس کا اندازہ سیدنا انس بن مالکؓ کے طرزِ عمل سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔

سیدنا انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے ہاں تشریف لائے، پھر وہ آپ کے لئے کدو (کا سالن) لے کر آیا، آپ اسے کھانے لگے، سیدنا انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو کھاتے دیکھا تب سے میں اسے پسند کرتا ہوں اور اس سے محبت رکھتا ہوں۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ باب الدباء، ۵۴۳۳)

یہی وجہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ ہمیشہ اپنے سر پر عمامہ باندھے رکھتے تھے۔

(۳) سیدنا نافع ؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ عمامہ باندھتے تھے اور اس کے سرے کو دونوں کاندھوں کے درمیان لٹکاتے۔ امام عبیداللہ بن عمر ؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں ہمارے بہت سے اشیاخ (شیخ کی جمع مراد اساتذہ) نے خبر دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام عمامے باندھتے تھے اور ان کے سروں کو وہ کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب اللباس والزینہ، باب: ۴۲۰ (۶/۴۷) طبع بیروت، سند صحیح ہے۔

(۴) سیدنا ابو عمر مولی اسماء ؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو ایک عمامہ خریدتے ہوئے دیکھا کہ جس پر نشان (بیل بوٹے) بنے ہوئے تھے۔ (ابن ماجہ: ۳۵۹۴) سند صحیح ہے۔

(۵) سیدنا جویریہ بن قدامہ ؒ بیان فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن الخطابؓ جب زخمی ہوگئے اور انہوں نے عمامہ کو اپنے پیٹ کے گرد (زخم پر) لپیٹ رکھا تھا اور ان کا خون

جاری تھا (کیونکہ آنتیں کٹ چکی تھیں)۔
(مسند احمد: ۱/۵۱) سند صحیح ہے۔

(۶) سیدنا سلیمان بن ابی عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو پایا جو سوتی کپڑے کے عمامے باندھتے تھے (جن کا رنگ) سیاہ، سفید، لال، ہرے اور زرد ہوتے تھے، ان میں سے ہر ایک عمامہ (کا ایک سرا) اپنے سر پر رکھتے تھے اور اس پر ٹوپی رکھتے اور پھر اس طرح عمامہ کو گھما کر باندھتے، یعنی عمامہ کے کپڑے کو سر پر لپیٹ لیتے تھے اور اسے ٹھوڑی کے نیچے سے نہیں نکالتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ایضاً، باب: ۴۴) اس حدیث کے راوی سلیمان بن ابی عبداللہ رحمہ اللہ کو حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے مقبول کہا ہے۔ ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ مشہور نہیں ہیں ان پر اعتبار کیا گیا ہے، اور ابن حبان رحمہ اللہ نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ان سے ایک ہی حدیث حرم مدینہ کے سلسلہ میں نقل کی ہے۔ میں (ابن حجر) کہتا ہوں کہ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مہاجرین اور انصار (صحابہ کرام) کو پایا ہے۔ (تہذیب: ۴/۲۰۵) علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی توثیق کی گئی ہے۔ (الکاشف: ۱/۳۴۹) بہرحال شواہد میں ان کی حدیث حسن درجہ سے کم نہیں ہے۔

(۷) سیدنا ہشام رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ جب سجدہ کرتے تو ان کے ہاتھ کپڑوں میں ہوتے اور ان میں سے ہر شخص اپنے عمامہ پر سجدہ کرتا تھا، گرمی اور تپش سے بچنے کے لئے۔
(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوٰۃ باب: ۳۸، ۱/۲۹۸)

اس حدیث کے راوی ہشام بن حسان الازدی القردوسی ابوعبداللہ البصری ثقہ اور صحاح ستہ کے راوی ہیں، وہ ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت کرنے میں سب سے زیادہ ثبت ہیں اور حسن بصری اور عطا سے روایت کرنے میں ان پر کلام ہے، اس لئے کہ کہا گیا ہے کہ وہ ان دونوں سے ارسال کیا کرتے تھے۔ (تہذیب، رقم: ۸۲۰۵)

سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ کی روایت امام بخاری نے صحیح بخاری میں بھی معلق ذکر فرمائی ہے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”کان القوم یسجدون علی العمامۃ والقلنسوۃ ویداہ فی کمہ“ (بخاری قبل ح: ۳۸۵) قوم (صحابہ کرامؓ) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کیا کرتے تھے اور ان کے دونوں ہاتھ آستینوں میں ہوتے تھے۔

(۸) سیدنا جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبیداللہ بن عدی بن خیار رحمہ اللہ کے ساتھ سفر پر نکلا، جب ہم لوگ حمص پہنچے تو عبیداللہ نے کہا کہ چلو وحشی (بن حرب حبشی ؓ) سے ملتے ہیں اور اس سے سیدنا حمزہ ؓ کے قتل کا حال پوچھتے ہیں، میں نے کہا ٹھیک ہے۔ وحشی ؓ ان دنوں حمص ہی میں رہتے تھے، ہم نے ان کا پتہ معلوم کیا، لوگوں نے کہا: دیکھو! وہ اپنے مکان کے سایہ میں بیٹھے ہیں، مشک کی طرح پھولے ہوئے ہیں۔ جعفر رحمہ اللہ نے کہا کہ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو کچھ دیر کھڑے رہے، پھر ہم نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا، اس وقت عبیداللہ اپنا عمامہ سر پر لپیٹے ہوئے تھے۔ وحشی ؓ کو ان کا کوئی عضو نظر نہ آتا تھا، صرف آنکھیں اور پاؤں دیکھتا تھا، عبیداللہ رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا کہ تم مجھے پہچانتے ہو؟ وحشی ؓ نے ان کو دیکھا اور کہا کہ نہیں، اللہ کی قسم! میں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت ام قتال بنت ابی العیص سے نکاح کیا تھا، ام قتال نے مکہ میں ایک بچہ جنا تھا اور میں اس کے لئے انا ڈھونڈ رہا تھا، میں نے اس کی ماں کے ساتھ اس لڑکے کو اٹھالیا پھر وہ لڑکا میں نے اس کی ماں کو دے دیا، گویا میں اب وہی پاؤں دیکھ رہا ہوں۔ (یعنی تم وہی لڑکے ہو) عبیداللہ نے یہ سن کر اپنے منہ سے عمامہ کھول دیا....
(صحیح بخاری کتاب المغازی باب ۲۳ (۴۰۸۲))

مصنف ابن ابی شیبہ کے کتاب اللباس والزینۃ میں بعض صحابہ کرام اور تابعین کرام کے آثار مذکورہ ہیں، چنانچہ عمامہ کے متعلق آثار ملاحظہ ہوں:

(۹) سیدنا عبداللہ بن الزبیرؓ باب ۴۳
حدیث: ۱۲ اس اثر کی سند صحیح ہے۔

(۱۰) سیدنا زید بن ثابت الانصاریؓ باب ۴۴

یاحَیُّ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قَیُّوم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ o اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ o

سیرت نبوی ﷺ پر عمل کی نیت سے ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمہ اللہ کی تالیف ”اسوۂ رسول اکرم ﷺ“ کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

خصوصی گزارش: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے والے حضرات سے حرم کعبہ اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام پیش کرنے کی درخواست ہے

نیک بنو، نیکی پھیلاؤ / شیخ محمد عاطف پوری، اوکاڑہ Email: Muhammadatif78692@ovi.com

حدیث:۳، اس اثر کی سند میں شریک بن عبداللہ نخعی الکوفی ہیں اور امام الاعمش کا عنعنہ بھی ہے شواہد میں اس اثر کو پیش کیا گیا ہے۔

(۱۱) سیدنا انس بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ باب ۴۲، حدیث:۲، اس اثر کی سند صحیح ہے۔

(۱۲) سیدنا علی رضی اللہ عنہ باب:۴۰، حدیث:۲، اس اثر میں امام الاعمش کا عنعنہ ہے۔

(۱۳) سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ باب:۴۰، حدیث:۲۱، اس اثر میں شریک رحمہ اللہ ہے، جس کی روایت شواہد میں درست ہے۔

تابعین کرامؒ کے آثار:

(۱) امام حسن بصری رحمہ اللہ آپ کا اسم گرامی حسن بن ابی الحسن البصری الانصاری ہے۔ آپ کے والد کا نام یسار ہے۔ آپ ثقہ، فقیہ، فاضل اور مشہور (امام) ہیں۔ کثیر الارسال اور مدلس ہیں، ان کا اثر دو سندوں سے موجود ہے: باب:۴۰، حدیث:۹ اور باب:۴۳، حدیث:۱۰، دونوں سندیں صحیح ہیں۔

(۲) امام عبداللہ بن یزید بن قیس نخعی ابوبکر الکوفی رحمہ اللہ ثقہ ہیں اور صحاح ستہ کے مرکزی راوی ہیں، ان کا اثر باب:۴۰، حدیث:۱۱ میں ہے، سند صحیح ہے۔

(۳) امام محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ کا نام محمد بن علی بن ابی طالب الہاشمی ابوالقاسم ابن الحنفیہ المدنی ہے۔ آپ ثقہ اور عالم ہیں اور آپ صحاح ستہ کے راوی ہیں، ان کا اثر باب:۴۰، حدیث:۱۳، میں ہے، اس اثر کی سند صحیح ہے۔

(۴) امام الاسود بن یزید بن قیس نخعی ابوعمرو یا ابوعبدالرحمن مخضرم ہیں (مخضرم وہ شخص ہے جس نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کو پایا) ثقہ، مکثر اور فقیہ ہیں اور صحاح ستہ کے راوی ہیں، ان کا اثر باب:۴۰، اثر:۱۵، میں ہے۔

(۵) امام ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ العبدی العوقی البصری ہے۔ ابونضرہ ان کی کنیت ہے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ثقہ ہیں اور صحیح مسلم اور کتب اربعہ کے راوی ہیں، ان کا اثر دو سندوں سے ہے۔ باب:۴۰، حدیث:۲۲، اور باب:۴۳، حدیث:۹، دونوں سندیں صحیح ہیں۔

(۶) امام شعبی رحمہ اللہ کا نام عامر بن شراحیل الشعبی ابوعمرو ہے۔ ثقہ مشہور ہیں۔ فقیہ اور فاضل ہیں۔ امام مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ فقیہ کسی کو نہیں دیکھا، ان کا اثر باب:۴۱، حدیث:۱، میں ہے، سند صحیح ہے۔

(۷) امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا نام سعید بن جبیر الاسدی الکوفی ہے۔ آپ ثقہ ثبت اور فقیہ ہیں۔ سیدہ عائشہؓ، ابوموسیٰ الاشعریؓ اور ان جیسوں سے ان کی روایت مرسل ہے۔ انہیں حجاج بن یوسف کے سامنے قتل کیا گیا، ان کا اثر باب:۴۱، حدیث:۴، میں ہے، اس اثر کا راوی اسماعیل بن عبدالملک صدوق لیکن کثیر الوہم ہے۔

(جاری ہے)

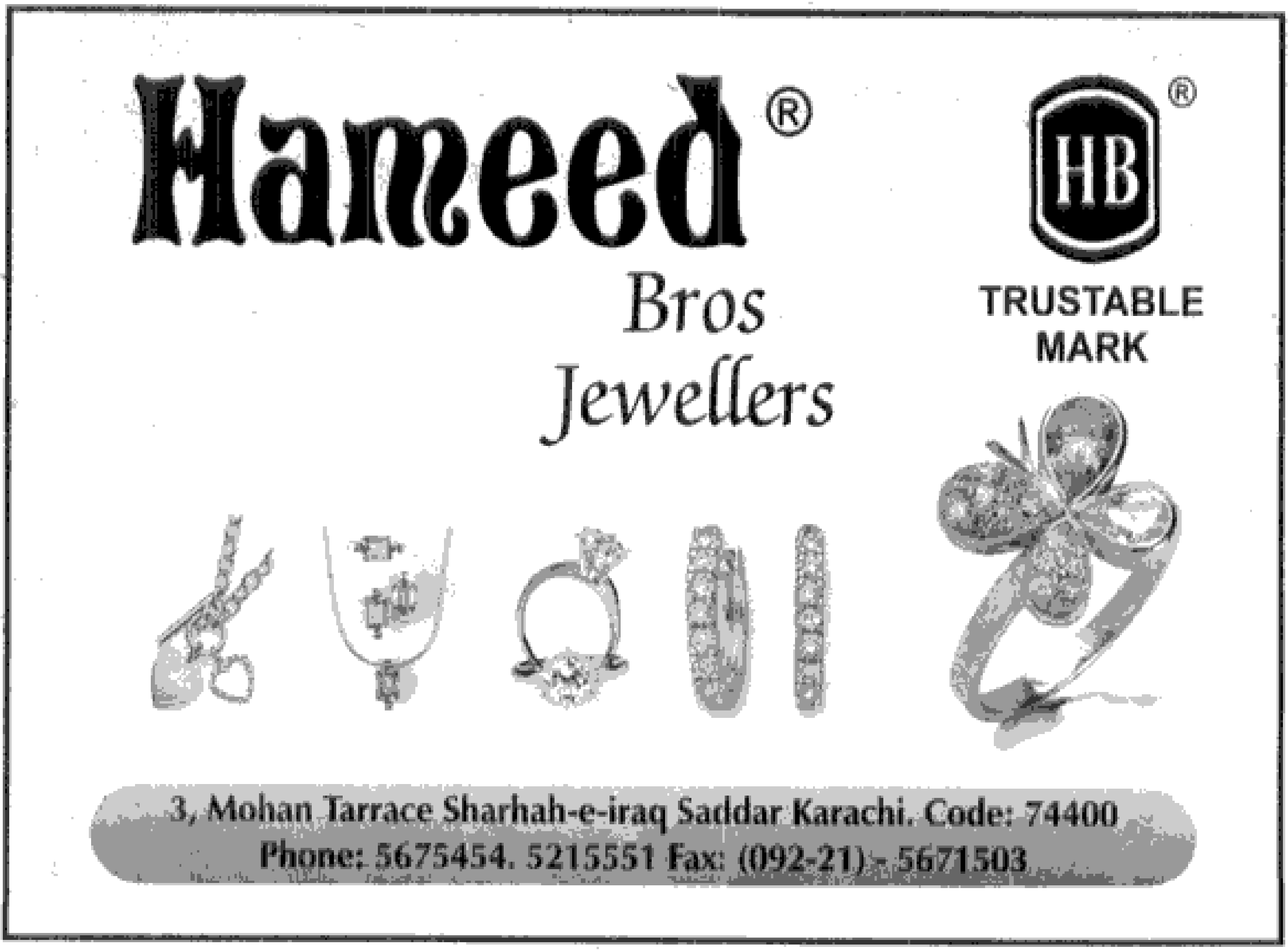

ظلم وزیادتی کا انجام

مولانا شمس الحق ندوی

ظلم وزیادتی کا انجام ہمیشہ بُرائی اور بے بسی پر ختم ہوتا ہے، یہ بُرا انجام اخباروں میں چھپتا اور کتابوں میں محفوظ ہوتا آیا ہے، انسان اس کو دیکھتا اور پڑھتا ہے لیکن موہوم کامیابی اور چند دنوں کے عیش و آرام کا دلدادہ انسان نہ جانے کتنے انسانوں کے دلوں کو جلا کر بلکہ ان کی زندگیوں کا چراغ بجھا کر قوت و اقتدار حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے، ظلم کا بُرا انجام انفرادی اور شخصی طور پر بھی سامنے آتا رہتا ہے، افسری اور حکومتی سطح پر بھی، مگر انسان ہے کہ اس سے سبق نہیں لیتا، انجام آنکھوں سے نظر آتا ہے لیکن اس پر غور کرنے اور دھیان دینے کا ہوش نہیں ہوتا، اس لئے کہ اس کا تعلق دل کے احساس وشعور اور اس کی بینائی سے ہے جو قرآن کریم میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"فانها لاتعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور۔" (الحج:۴۵)

ترجمہ: "آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ اندھے ہو جاتے ہیں دل جو سینوں میں ہیں۔"

تمام انسانوں کا خالق و مالک ایک خدا کی ذات ہے، اس لئے وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں برداشت کرتا، اس میں مسلم و غیر مسلم کا فرق نہیں فرماتا، لہٰذا مظلوم کی آہ وکراہ بارگاہ خداوندی میں براہ راست پہنچتی اور اس کے غضب کو بھڑکاتی ہے، اس لئے ظلم کا بُرا انجام اس دنیا ہی میں ضرور سامنے آتا ہے، چاہے اس میں کچھ دیر لگے۔ مظلوم کے درد و کسک اور آہ و بکا میں گزرنے والی ہر گھڑی ظالم کی زندگی کے لمحات کو بھی اپنے ساتھ لے جاتی ہے، مگر ظالم کو اپنی قوت وطاقت کے نشہ میں اس پر غور کرنے کا ہوش نہیں ہوتا۔

خلیفہ مہدی نے حضرت موسیٰ کاظمؒ کو قید کر دیا اور وہ جیل کی مشقتوں کو اپنی آخرت سنوارنے کے لئے جھیلتے رہے، امام مذکور نے جیل خانہ سے مہدی کو جو خط لکھا وہ ہر ظالم و جابر اور خدا کے قانون کو توڑنے والے کے لئے درسِ عبرت ہے، امام موصوف نے مہدی کو لکھا:

"میری اس آزمائش کا جو دن بھی کٹتا ہے وہ تمہارے عیش وعشرت کا ایک دن اپنے ساتھ لے جاتا ہے، یہاں تک کہ ہم دونوں ایک ایسے دن پہنچ جائیں گے جو کبھی نہ کٹ سکے گا۔" اس وقت دنیا میں خدا فراموش، خدا بےزار قوموں کو جو عروج اور قوت و اقتدار حاصل ہے اور اس کے نشہ میں وہ جس بہیمت کا مظاہرہ کر رہی ہیں اور انہوں نے کرامت انسانیت کو جس طرح پامال کر رکھا ہے، قرآن کریم ان کے اس ظالمانہ کردار کو، چوپائیوں کی زندگی بلکہ اس سے بھی گئی گزری زندگی سے تعبیر کرتا ہے کہ یہ جانوروں میں بھی نہیں ہوتا کہ ان کی ایک جنس دوسری جنس کو مٹا دینے کے درپے ہو جائے۔ قرآن مجید کہتا ہے: "اولئک کالانعام بل ھم اضل۔"

تاریخ انسانی میں ایسے دور آتے رہے ہیں، مالک کائنات نے ان کو کچھ مدت تک مہلت دے کر کہ شاید سنبھل جائیں پھر ان کے ظلم کا مزہ اس طرح چکھایا ہے کہ آن کی آن میں ان کو تباہ کر کے رکھ دیا، قرآن کریم کہتا ہے کہ ہم ان کو ڈھیل اور مہلت دیتے ہیں پھر جب پکڑتے ہیں تو ایسے کہ دم نہ مار سکیں، فرمایا: "واملی لھم ان کیدی متین"

قرآن کریم نے ایسی قوموں کے حالات اور ان کے عبرتناک انجام کو اسی لئے بیان کیا ہے کہ اس سے سبق لیا جائے اور انسان ان اصولوں کو اپنائے جو اس کے مقصد زندگی کو پورا کرتے ہیں۔

ظلم اور اس کی پاداش میں کچھ ہی عرصہ کے بعد ظالم کے بُرے انجام کی مثالیں ہم انفرادی اور خاندانی زندگی میں بھی دیکھتے رہتے ہیں لیکن انانیت، حب جاہ، حب مال کے نشہ میں دیوانہ ہو کر انسان ظلم کے بُرے انجام کو دیکھ کر بھی ظلم سے باز نہیں آتا، اس لئے

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، صحابہ کرامؓ جن کی آپ مکمل تربیت فرما چکے تھے، آپ کا یہ ارشاد ان کو کھٹکا، پورے ادب ولحاظ کے باوجود ان سے رہا نہ گیا اور سوال کیا کہ اللہ کے رسول! مظلوم کی مدد کرنا تو سمجھ میں آتا ہے، ہم ظالم کی مدد کیوں کریں؟ آپؐ نے فرمایا: ظالم کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکو۔

لیکن ہمارا آج کا ماحول ایسا بگڑ چکا ہے اور ظلم کا ایسا راج ہے کہ ظالم کو ظالم کہنا بھی ظلم کی آگ کو بھڑکانے کے مترادف ہوگیا ہے، جس کے نتیجہ میں ہمارا معاشرہ روز بروز بگڑتا جارہا ہے اور انسان پریشان ہے کہ کیا کرے؟ ظلم یہی نہیں کہ ایک انسان دوسرے انسان کو قتل کردے بلکہ ظلم ان تمام صورتوں پر حاوی ہے جن سے انسان کا سکھ چین چھن جاتا ہے، اسی لئے آپؐ نے فرمایا کہ ظالم کی مدد اس طرح کرو کہ اس کو اس کے اس ظالمانہ کردار سے روکو جس سے انسانی معاشرہ کا سکون چھن جاتا ہے، چنانچہ اس وقت کھلی آنکھوں نظر آرہا ہے کہ ظالمانہ کردار کن کن شکلوں میں ظاہر ہو رہا ہے اور ظالموں کا برا انجام بھی اس طرح سامنے آرہا ہے کہ جو سوتے وقت ارب پتی، کھرب پتی تھا، جاگتا ہے تو قلاشی کی حالت میں آنکھ کھلتی ہے، اس طرح کہ رونے کے آنسو نہیں ملتے۔

مگر آنکھیں نہیں کھلتیں وجہ اس کی وہی ہے جو قرآن کریم نے بیان کردیا کہ آنکھیں نہیں بلکہ دل اندھے ہوگئے ہیں اور دل کی آنکھیں کھلتی ہیں تعلیمات نبوی سے، جس کو ایک فرسودہ نظام زندگی کہہ کر نظر انداز کیا جارہا ہے۔ ☆☆

حلقہ میٹروول سائٹ کا ماہانہ اجلاس

کراچی... (رپورٹ: ابراہیم حسین)

۳ر فروری ۲۰۱۱ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میٹروول کے رفقاء کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت قطر سے تشریف لائے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میٹروول سائٹ کے سابق علاقائی نگران، طیبہ للبنات اور اقرأ بیت القرآن اکیڈمی کے مہتمم مفتی عبدالوہاب عابد کررہے تھے۔ مولانا مشتاق نے ان کے سامنے گزشتہ پورے سال کی کارگزاری رکھی۔ انہیں بتایا گیا کہ سال گزشت الحمدللہ! میٹروول سائٹ کے علاقہ میں کوئز پروگرام، خاتم الانبیاء کانفرنس، تین روزہ ختم نبوت کورس، تحفظ ناموس رسالت ریلی میں شرکت، رمضان شریف میں چندہ ولٹریچر کی ترتیب، عیدالاضحیٰ میں چرم قربانی جمع کرنا، طیبہ مسجد میں دفاع ختم نبوت کانفرنس، ماہانہ اجلاس کا انعقاد، مختلف مساجد میں خطبہ جمعہ کے لئے دفتر سے اکابرین کی آمد اور اس جیسے دیگر پروگرام ختم نبوت کے معطر خوشبو سے میٹروول سائٹ کی فضا کو خوشگوار کئے رہے۔ مفتی عبدالوہاب عابد نے کارگزاری سن کر بھرپور مسرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے نئے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات خوش قسمت ہیں جنہیں اللہ رب العزت نے عظیم مشن سے جڑنے کی توفیق بخشی۔ عقیدۂ ختم نبوت پر گفتگو کرتے ہوئے، تین باتیں ملحوظ خاطر رکھا کریں:

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب ودجال ہے۔ (۲) مرزا قادیانی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ پوری امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ کافر ہے، دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ (۳) قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ جس میں شیزان جوس، مربہ جات وغیرہ، ذائقہ گھی اور دیگر مصنوعات شامل ہیں۔

اجلاس میں طے ہوا کہ میٹروول سائٹ کے قرب وجوار کے علاقے فقیر کالونی، مومن آباد، ضیاء کالونی اور پٹھان کالونی میں بھی میٹروول کی طرح الگ سیٹ اپ پر کام کرنا چاہئے۔ ہر ماہ اجلاس ہوگا اور تین ماہ بعد تمام علاقوں کا اکٹھا اجتماع ہوگا۔ حمید اللہ اور عبدالحفیظ مومن آباد میں، قاری عبدالواحد اور دوست اکبر ضیاء کالونی میں اور عبدالسلام پٹھان کالونی میں اپنے اپنے حلقہ ہائے احباب کو تیار کرکے دن متعین کرنے کے بعد میٹروول سائٹ کے ساتھیوں کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دیں گے۔ میٹروول کے رفقاء ان سے مل کر منظم طریقہ سے ختم نبوت کا کاز گلی گلی، کوچہ کوچہ عام کرنے کے لئے صلاح ومشورہ کریں گے اور اپنے تجربات سے آگاہ کریں گے۔ اجلاس کے آخر میں مفتی عبدالوہاب عابد نے مولانا عبدالرحمٰن حجازی کا تین روزہ ختم نبوت کورس میں تعاون پر تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

اجلاس میں شرکت کرنے والوں میں مولانا مشتاق، مولانا فیض ربانی، مولانا ارشد، ابن الحسین عابدی، مولانا انعام الحق، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا حبیب الرحمٰن، قاری اللہ دتہ، حمید اللہ، عبدالحفیظ، یاسر خان، سمیع اللہ، قاری عبدالواحد اور بھائی دوست اکبر کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ اک نئے عزم وولولہ کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میٹروول سائٹ کا ماہانہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

مکتوب ٹالہی

جامع مسجد ختم نبوت، ٹالہی

پس منظر و پیش منظر

ٹالہی ... (رپورٹ: حافظ منیر احمد) ٹالہی اسٹیشن میرپور خاص سے جنوب مشرق میں تقریباً ۷۰ کلومیٹر پر واقع ہے، پہلے ٹالہی شہر ضلع تھرپارکر میں تھا، اب ضلع عمرکوٹ میں ہے۔ ٹالہی شہر کے اردگرد چاروں طرف انگریزوں نے قادیانیوں کو تقریباً بارہ ہزار ایکڑ زمین الاٹ کر کے دی تھی، اس وقت صرف ٹرین ہی واحد ذریعہ آمد و رفت تھی۔ ٹالہی کا علاقہ پورے سندھ میں دینی اور دنیاوی لحاظ سے بہت پسماندہ تھا، قادیانی ہر جگہ، ہر لحاظ سے اپنی من مانی کرتے تھے اور ان کو روکنے والا کوئی نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی قبر پر، آپؒ ہر سال کنری شہر کے سالانہ جلسے پر تشریف لایا کرتے تھے، ۱۹۶۸ء میں جب آپ کنری شہر کے سالانہ جلسے پر تشریف لائے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احباب نے آپ کے ایک جلسے کا پروگرام ٹالہی میں بھی رکھا، یہ پروگرام ٹالہی شہر کی جامع مسجد میں ہوا، اس وقت جامع مسجد ٹالہی کے خطیب و متولی حضرت مولانا حافظ عبدالغنیؒ تھے، قادیانیوں کو جب اس پروگرام کا پتہ چلا تو اسلحہ سے مسلح ہو کر آ گئے اور کہا کہ ہم ٹالہی شہر میں مولانا جالندھری کا بیان نہیں ہونے دیں گے۔ مسلمانوں نے جب یہ بات سنی تو جواب دیا کہ تمہیں جو کرنا ہے، کرلو، اب حضرت جالندھری صاحب کا بیان ضرور ہوگا، اور اگر حضرت جالندھری کو کچھ ہوا تو پھر تمہاری بھی خیر نہیں، مسلمان بھی اپنے حساب سے مسلح ہو کر پہرا دیتے رہے، حضرت جالندھری کا تاریخی بیان ہوا۔

حضرت جالندھریؒ کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات تشریف لاتے رہے اور پروگرام ہوتے رہے۔ مثلاً فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مولانا نذیر احمدؒ بلوچ، مولانا جمال اللہ الحسینیؒ، قاضی اللہ یارؒ، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا ضیاء الدین آزاد تشریف لاتے رہے اور پروگرام ہوتے رہے، اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت اور انگریز کے خود ساختہ پودے کی دھجیاں اڑاتے رہے۔ قادیانی تلملاتے رہے پھر قادیانیوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق ۱۹۷۰ء میں دیوبندی اور بریلوی جھگڑا کھڑا کر دیا تاکہ کسی طرح ہماری جان چھوٹ جائے، لیکن پھر بھی جماعتی کام ہوتا رہا اور قادیانی مقامی کارکنوں پر جھوٹے کیس وغیرہ بھی کرتے رہے پھر بھی مقامی کارکن مشکلات کے باوجود قادیانیوں کے لئے سر کا درد بنے رہے، لیکن ۲۰۰۰ء میں شدید مشکلات کے دن آئے اور جماعتی کام نہ ہونے کے برابر ہو گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابقہ امیر حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمدؒ کی قبر مبارک پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کی بارش برسائے کہ جن کو تحفظ ختم نبوت کے کام سے والہانہ عشق اور عقیدت تھی اور پوری زندگی آپ نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کی ہوئی تھی، حضرت خواجہ صاحبؒ کے حکم پر حیدرآباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی، میرپورخاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی، بخاری مسجد کنری کے خطیب مولانا محمد امان تونسوی، اور مولانا حق نواز ٹالہی شہر تشریف لائے اور ٹالہی میں جماعت کے پرانے کارکن حافظ منیر احمد سے مل کر حاجی اختر خاں اور دیگر افراد سے ملاقات کی اور کہا کہ ٹالہی شہر میں مسجد کے لئے کوئی پلاٹ مل جائے تاکہ جماعتی کام اور زیادہ موثر طریقہ سے انجام پائے، لیکن قادیانیوں کے ہولڈ کی وجہ سے کوئی مسلمان پلاٹ دینے پر راضی نہ ہوا، پھر ان سب حضرات نے مل کر اس علاقہ کی مشہور اور ہردل عزیز شخصیت چوہدری محمد انعام اللہ سے ملاقات کی اور مسجد کے پلاٹ کے لئے گزارش کی۔ چوہدری صاحب کو اللہ تبارک و تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے بغیر کسی لالچ اور حیل و حجت کے ٹالہی شہر کے اندر مسجد ختم نبوت کے لئے پلاٹ دینے کا وعدہ کیا۔

کچھ عرصہ کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، علامہ احمد میاں حمادی اور دیگر علماء کرام نے ٹالہی شہر میں مسجد کے پلاٹ کا معائنہ کر کے برکت کی دعا فرمائی۔ ان بزرگوں کی برکات اور دعاؤں سے ۲۰۰۷ء کو ٹالہی شہر میں جامع مسجد ختم نبوت کی تعمیر کے کام کا آغاز ہوا۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۱ مارچ ۲۰۰۸ء بروز جمعہ کو حضرت لدھیانوی شہیدؒ کے خلیفہ مجاز اور مجلس کراچی کے امیر حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری شہیدؒ اور کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد اس مسجد میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ اور دعا سے اس مسجد کا افتتاح کیا۔ اس وقت بھی جامع مسجد ختم نبوت ٹالہی کا بہت سا کام باقی ہے، تمام مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس نیک کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ ڈال کر اجر عظیم کے مستحق بنیں۔ آمین۔

☆☆......☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیر اہتمام

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

30ویں، سالانہ عظیم الشان

آل سندھ

ختم نبوت کانفرنس

12 مارچ 2011ء

بروز ہفتہ، بعد نماز عشاء

بمقام جامع مسجد ختم نبوت، ایم اے جناح روڈ، ٹنڈو آدم

کانفرنس کے چند عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- عقیدہ ختم نبوت وتحفظ ناموس رسالت
- عظمت صحابہ واہل بیتؓ
- خدمات اکابرین ختم نبوت
- تردید فتنۂ قادیانیت
- اتحاد امت کی اہمیت
- فتنہ گوہر شاہی
- قیام پاکستان کے مقاصد اور قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں

کانفرنس میں ملک بھر کے علماء، خطباء، دانشور اور وکلا حضرات خطاب فرمائیں گے، جبکہ سندھ کے مشہور ومعروف نعت خواں حضرات اپنا نعتیہ کلام پیش کریں گے

نوٹ: باہر سے آنیوالے شرکائے کانفرنس کیلئے مکمل طعام وقیام کا انتظام ہوگا

تمام مسلمانوں سے شرکت کی اپیل ہے

بفیضان: شیخ المشائخ خواجۂ خواجگان

مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ

بہ دعا:

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ امیر مرکزیہ

شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ نائب امیر مرکزیہ

صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد مدظلہ نائب امیر مرکزیہ

زیر سرپرستی:

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ (ناظم اعلیٰ)

زیر نگرانی: حضرت علامہ احمد میاں حمادی، زیر صدارت: حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی (مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

مہمان خصوصی: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)، مولانا قاضی احسان احمد (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی)

الداعی الی الخیر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ٹنڈو آدم

رابطہ: 0235-571613، 0333-2881702

REGD. SS.160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقاتِ جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا **عبدالمجید لدھیانوی** صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ **خواجہ عزیز احمد** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا **عزیز الرحمن** جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4583486, 061-4783486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ